اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

رياض الجنة

فِی فَضْلِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ النَّاسِ وَالْجِنَّۃِ

فضائل درود وسلام

سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر:
ادارہ حزب الاسلام چک ۲۰۱ ر ب ضلع فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

رياض الجنة

فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ النَّاسِ وَالْجِنَّةِ

فضائلِ درود و سلام

تالیف:

سیّد محمد سعید الحسن شاہ

ناشر:

ادارہ حزب الاسلام چک ۲۰۱ ر ب ضلع فیصل آباد

ھدیہ ۱۲/ روپے

Marfat.com

فہرست مضامین

○ عرضِ مؤلف ــــــــــــــــ ۳

○ حُبِّ محبُوبِ خُدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ــــــــ ۸

○ اپنے محبُوب و محسن آقا کے حضور درود و سلام پیش نہ کرنے کی نحوست و بُرائی ــــ ۲۱

○ بارگاہِ بیکس پناہ میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کی فضیلت ــــــ ۲۸

○ احادیث مبارکہ در فضیلت درود و سلام ــــــ ۳۹

○ واقعات و حکایات ــــــــ ۵۶

○ درود و سلام کے چند ایک صیغے ــــــــ ۸۰

○ حرفِ آخر ــــــــ ۹۲

توجہ فرمائیے!

اگر آپ یہ کتاب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ادارہ حزب الاسلام چک نمبر ۲۰۱ ر ب ضلع فیصل آباد کے پتہ پر ڈاک خرچہ کیلئے پانچ (۵) روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں، آپ کو کتاب بلا قیمت مل جائے گی، ایک سے زائد کتب حاصل کر کے تقسیم کرنا چاہیں یا کتاب شائع کروانا چاہیں تو ادارہ کے پتہ پر رجوع فرمائیں،

نیز یہ کتاب درج ذیل پتہ جات سے بھی دستیاب ہیں۔ نیازمند سیّد محمد انوار الحسن شاہ

- سُنّی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار ــــــ فیصل آباد۔
- مکتبۂ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے ــــــ فیصل آباد۔
- مکتبۂ نوریہ رضویہ ۱۱ ــ گنج بخش روڈ ــــــ لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ المُجتَبٰی سَیِّدِ الاَنبِیَاءِ مَعدِنِ الجُودِ وَالعَطَاءِ رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ۔

اَمَّا بعد۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا بے پایاں احسان اور کرم ہے کہ اس مالکِ حقیقی نے اس عبدِ ضعیف و ناتواں کو یہ ہمّت و توفیق عطا فرمائی کہ یہ بندۂ ناچیز ہیچمداں اپنے آقا و مولیٰ، خیر الوریٰ، بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ، نور الھدیٰ، رحیم و کریم، سیّدِ عالم، نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم، رسولِ محتشم، معدنِ الجود و الکرم، جمیل الشیم، محسنِ کائنات، فخرِ موجودات، رحمت اللعالمین، خاتم النّبییّن حضرت سیّدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم دائماً ابداً کی ذاتِ ستودہ صفات کے حضور الصّلوٰۃ والسّلام کے نذرانۂ عقیدت پر مشتمل یہ چند اوراق پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ع

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اس بندۂ مسکین ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ طریق الحق والیقین کو امید واثق ہے کہ آقائے نامدار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس حقیر و پُر تقصیر غلام کے اس ہدیہ کو ضرور شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔ اس ناچیز کو خاندانِ بنوعباس کے ایک خلیفہ کی حکایت یاد آرہی ہے کہ جس کی خدمت میں کوئی دیہاتی بہت دُور سے چل کر آیا۔ یہ دیہاتی جس علاقے کا رہنے والا تھا، اس علاقے کا پانی نہائت شور اور نمکین تھا، معاشی حالات سے تنگدست دیہاتی حصولِ معاش کی خاطر بغداد کی طرف آرہا تھا۔ بے آب و گیاہ ایک جنگل سے گزرتے ہوئے اس کے مشکیزے سے

Marfat.com

پانی ختم ہوگیا۔ پیاس کی شدت سے جاں بلب دیہاتی پانی ڈھونڈنے لگا۔ تلاشِ بسیار کے بعد اس بیابان میں اُسے پانی کا ایک چشمہ دکھائی دیا، بے تاب دیہاتی بھاگتا ہُوا چشمہ پر پہنچا اور پانی پینے لگا۔ ابھی پہلا ہی گھونٹ خشک حلق سے نیچے اتارا تھا کہ حیرانی سے اس کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں۔ یہ پانی اس کے علاقے کے پانی سے کہیں زیادہ میٹھا اور لذیذ تھا۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں آج پہلی مرتبہ ایسا لذیذ پانی پیا تھا۔ یکایک اس کے ذہن میں خیال اُبھرا کہ یقیناً یہ ایک غیر معمولی چشمہ ہے اور انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل رہا ہے ورنہ وہ کبھی کے اس چشمے کا پانی اٹھا لے جاتے۔

دیہاتی نے دل ہی دل میں کوئی پروگرام بنایا اور اس کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا۔ دیہاتی نے اپنا مشکیزہ پانی سے بھرا اور اس مشکیزہ کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا تاکہ پانی ضائع نہ ہو۔ پھر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہُوا اور اسے بغداد کی طرف سرپٹ دوڑانے لگا۔ وہ جلد از جلد بغداد پہنچ جانا چاہتا تھا تاکہ بادشاہِ وقت کی خدمت میں اس "بے مثال" پانی کا انمول تحفہ پیش کر کے خلعتِ فاخرہ حاصل کرے۔ بے انتہا خوشی نے اس دیہاتی سے بھوک اور پیاس کا احساس بھی چھین لیا تھا۔

بغداد آتے ہی یہ دربارِ خلافت میں پہنچا اور جلد ہی حاضری کی اجازت مل گئی۔ گرد و غبار سے اٹے ہوئے بالوں والے اس نووارد نے آگے بڑھ کر خلیفہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور بڑے فخر سے مشکیزہ خدمتِ شاہ میں پیش کر کے عرض گزار ہُوا۔

"جہاں پناہ! میں فلاں علاقے کا رہنے والا ہوں۔ جنگل میں مجھے ایک ایسا نایاب چشمہ ملا جس کا پانی آبِ حیات سے کم نہیں، آپ کی خدمت میں یہ پانی پیش ہے۔ نوشِ جان فرمائیے۔ یقیناً اتنا لذیذ اور میٹھا پانی آپ نے زندگی بھر نہ چکھا ہوگا۔"

Marfat.com

خلیفہ نے نووارد (دیہاتی) سے پانی کا مشکیزہ قبول کیا اور ایک خادم کو حکم دیا کہ
مشکیزہ سے ایک پیالہ پانی مجھے پلاؤ۔ خادم نے فوراً تعمیل ارشاد کی، پانی پی کر خلیفہ
نہایت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ مشکیزہ کا سب پانی چاندی کے برتن میں ڈال لو اور
اس مشکیزہ کو جواہرات سے بھر کر اس نووارد کے سپرد کر دو۔ دیہاتی خوشی سے
پھولا نہ سماتا تھا۔ اُسے تو اُس کے وہم و گمان سے بھی زیادہ مل گیا تھا۔ جب خُدّام
نے جواہرات سے بھرا ہُوا مشکیزہ دیہاتی کے حوالے کر دیا تو خلیفہ نے ایک عجیب حکم
دیا۔ وہ یہ کہ "چند خادم تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جائیں اور اس نووارد کو بھی شاہی
اصطبل سے ایک گھوڑا دے دو اور اس نووارد کو بغداد سے کئی میل دور باہر نکال کر
آؤ اور خبردار راستہ میں کسی بھی جگہ یہ نووارد پانی نہ پیئے، البتہ ایک خالی مشکیزہ
اسے دے دو"۔

اہلِ دربار پر سناٹا چھا گیا۔ یہ نہایت تعجّب کی بات تھی کہ ایک طرف تو خلیفہ کے
لطف و کرم کا یہ عالم کہ مشکیزہ بھر کر جواہرات دے دیئے اور دوسری طرف یہ سختی
کہ اس بے چارے کو پانی بھی پینے نہ دیا۔ تھکا ہُوا تھا، سستانے بھی نہ دیا۔ کسی
کی سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ خود نووارد بھی حیران تھا کہ اس انعام
اکرام کے ساتھ یہ بہیمانہ سلوک کیوں؟ مجھے بغداد سے کیوں نکالا جا رہا ہے مگر اس
کے اس سوال کا جواب اسے کوئی نہ دے سکتا تھا، پھر وہ سب کچھ ہو گیا جو خلیفہ
چاہتا تھا۔ نووارد کو شہر سے کئی میل دور نکال کر جب خُدّام واپس لوٹے تو خلیفہ نے
اہلِ دربار کے تجسّس کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

"اس نووارد کا لایا ہُوا پانی تمام اہلِ دربار کو پلایا جائے"۔

جب اہلِ دربار نے وہ پانی چکھا تو یہ نہایت کڑوا اور بدمزہ تھا کوئی بھی منہ بسورے
بغیر نہ رہ سکا۔ خلیفہ نے اہلِ دربار کی حالت دیکھی تو مسکراتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

"شاید تمہیں اب میرے فیصلے کی سمجھ آگئی ہو گی دراصل وہ دیہاتی جس علاقے کا رہنے والا تھا، وہاں کا پانی بہت ہی شور، کڑوا اور بدمزہ ہے، اُسے جنگل میں کوئی ایسا چشمہ مِلا کہ جس کا پانی اس کے علاقہ کی نسبت کم تلخ اور نمکین تھا۔ اُسے وہی میٹھا محسوس ہُوا اور وہ اس نسبتاً کم تلخ پانی کو میرے لئے بطور تحفہ لے آیا۔ لیکن اگر وہ بغداد کا پانی پی لیتا تو اُسے اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا اور شرمندہ ہوتا۔ جبکہ مَیں نہیں چاہتا کہ میرے دربار میں آنے والا کوئی سائل خالی ہاتھ جائے یا اُسے شرمندگی ہو۔ اللہ اکبر!

وہ تو دنیا کا ایک معمولی سا بادشاہ تھا کہ جس نے ایک نادان دیہاتی کو اپنے دربار میں شرمندہ نہ ہونے دیا اور اُس نے اپنی بساط کے مطابق کڑوے اور بدمزہ پانی کے بدلہ میں ہیرے اور جواہرات دیئے۔ جبکہ میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو ربِّ کریم کی عطاء سے مالکِ کونین ہیں اور پوری مخلوق میں بڑے سے بڑا سخی بھی آپ علیہ السّلام کے جود و کرم کی گردِ راہ کو نہیں پہنچ سکتا، پھر مَیں کیسے مان جاؤں میرے آقا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ امّی و ابی) اس کم علم اور نادان اُمتی محمد سعید الحسن کے اس نذرانۂ عقیدت کو قبول نہ فرمائیں گے۔

یہ ناچیز گنہ گار تو اپنے ربِّ کریم کے حضور بھی اس کے محبوب علیہ السلام کے وسیلۂ جلیلہ سے عرض گذار ہے کہ ؏

میرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر اُن سے اُمید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

اس بندۂ مسکین (ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ طریق الحق والیقین) کو اپنی علمی کم مائیگی کا پورا پورا احساس ہے بنا بریں اگر کوئی لغزش ملاحظہ فرمائیں جو بارگاہِ ربّ العزت میں عفو و کرم کی دعا فرماتے ہوئے اس ناچیز کو بھی مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن

Marfat.com

...رستگی کی جا سکے۔ ربّ کریم رؤف الرّحیم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دعا ہے
...ں تالیف کو اس حقیر پُر تقصیر اور اس کے والدین کریمین اور اس کے متعلقین و
...ب کے لیئے روزِ محشر میں ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین بجاہِ
...لکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

یکے از غلامانِ خیر الانام

سیّد محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

باب اوّل

حُبِّ محبوبِ خُدا (صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ وسلم)

اللہ ربّ العزت کا ارشادِ گرامی ہے :- قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (اٰلِ عمران ۳۱)

ترجمہ :- "(اے محبوب علیک السلام) تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔"

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کامل ترین محبت کے بغیر کامل ترین اطاعت و فرمانبرداری کا تصور ناممکن ہے۔ محبت اطاعت کو نہایت سہل اور آسان بنا دیتی ہے
حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ہی ایمان کی شیرینی سے لطف اندوز ہوگا۔ (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو پوری کائنات میں سب سے زیادہ محبوب ہوں (۲) اگر کسی سے محبت کرے تو صرف رضاء مولیٰ تعالیٰ کے لیے (۳) اور کفر کی طرف جانے کو اس قدر ناپسند اور مکروہ جانے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو۔"

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

Marfat.com

اسی طرح حضرت ابی ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

" تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے ماں باپ اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب و پیارا نہ ہو جاؤں ۔" (بخاری شریف)

ان اور ان جیسی اور بہت سی احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے یہ بات آفتابِ نصف النہار سے بھی زیادہ عیاں ہو جاتی ہے کہ جب تک کوئی شخص میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس واکرم سے دنیا و مافیہا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر محبت نہ کرے گا اور مخلوقاتِ ارضی وسماوی میں سے کسی کی بھی محبت والفت پر حضورِ اکرم سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو فوقیت واہمیت نہ دے گا تو اعمالِ صالحہ کے ڈھیروں کے ڈھیر بھی اسے مومن نہیں بنا سکتے۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ حج، زکوٰۃ دیگر اعمالِ صالحہ اپنی جگہ نہایت اہم ہیں مگر ان سب کی بنیاد اور اصل حبِ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ع

مغزِ قرآن ، روحِ ایمان ، جانِ دین
ہست حُبِّ رحمۃً للعالمین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

خود اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :- اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ۔

یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایمان والوں کے اُن کی جانوں سے بھی زیادہ قریب، مالک، محبوب ہیں۔ (لفظ "اَوْلٰی" اپنے اندر نہایت وسیع معانی رکھتا ہے) حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت و ولایت کو ہر جگہ، ہر حال میں تسلیم نہ کرے

Marfat.com

اور جب تک اپنی جان کو حضور علیہ السلام کی ملکیّت نہ جانے وہ سنتِ نبوی کی شیرینی محسوس نہیں کر سکتا۔ اسلئے کہ خود تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ ذی شان ہے۔

" لا یومن احدکم حتیٰ اکون احبّ الیہ من نفسہٖ "

"یعنی تم میں سے کوئی بھی اسوقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ جانے۔" (شفا شریف قاضی عیاض)

اہلِ بیت اطہار اور صحابۂ اکرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کہ جن کا ایمان و ایقان پوری امت مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ ہے، ان کے دِلوں میں حضور رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی کتنی محبت تھی اس کا اندازہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اِس ارشادِ گرامی سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ فرمایا:۔

" کان رسولِ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم احب الینا من اموالنا و اولادنا و آبائنا و امّھاتنا و احب الینا من الماء البارد علی الظماءِ۔" (شفا شریف)

" رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں اپنے مال و دولت، اپنی آل و اولاد اپنے آباؤ اجداد اور ہماری ماؤں سے بھی زیادہ ہمیں محبوب تھے۔ (نیز فرمایا) کسی شدّید پیاسے کو (موسم گرما میں) ٹھنڈے پانی سے جو محبت و الفت ہوتی ہے ہمیں اپنے آقا رسولِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ محبت و الفت تھی۔"

سبحان اللہ تعالیٰ ربّ کریم و رحیم نے اُن پاک باز ہستیوں کے دلوں کو کسقدر منوّر و مطہر بنا دیا تھا۔ اللّٰھم ارزقنا اتباعھُم۔

حضرت سیّدنا مولیٰ علی شیرِ خُدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ بات محض جذبۂ عقیدت کے تحت ہی نہیں کی تھی بلکہ واقعات و حالات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

Marfat.com

دعویٰ پر شاہدِ عدل ہیں۔

واقعہ ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہمارے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے غلام) ایک دن بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حالت نہایت غیر تھی رنگ اُڑا ہوا۔ آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئیں۔ میرے آقا رسولِ عربی (فداہ امی وابی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو پوچھا "ما غایر لونک"، تمہارا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ (یہ سنکر حضرت ثوبان سے ضبط نہ ہو سکا، صبر کے تمام بندھن ٹوٹ گئے آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور روتے ہوئے عرض گزار ہوئے) یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) مجھے نہ تو کوئی مرض ہے نہ دکھ، بات یہ ہے کہ جب تک آپ (علیہ السلام) کے رخِ زیبا کی زیارت نہ کرلوں سکون نہیں ملتا بے چین رہتا ہوں مجھے شدید پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ میں اپنی آخرت سے ڈر گیا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کل میدانِ محشر میں آپ (علیہ السلام) کی زیارت کیسے کروں گا؟ اور اگر جنت میں چلا بھی گیا تو میں کم تر درجہ میں ہونگا اور آپ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نہایت بلند ترین درجہ پر جلوہ افروز ہوں گے تو یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) میں اس جنت کو کیا کروں گا جس میں آپ علیہ السلام کا دیدار نصیب نہ ہو اور اگر میں داخلۂ جنت سے ہی محروم ہو گیا تو پھر کبھی بھی آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا۔"

وہ عاشقِ صادق، محبتِ ذی وقار آنسو بہاتے ہوئے ان پاکیزہ اور پُر رشک جذبات کا اظہار کر ہی رہا تھا کہ رحمتِ خدائے ذوالمنن کا دریا جوش میں آگیا۔ فوراً جبریلِ امین حاضرِ خدمت ہو کر قیامت تک آنے والے غلامانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وسلم) کو مژدۂ جانفزا سنا گئے۔

یعنی سورۃ النساء کی یہ آیتہ مبارکہ نازل ہو گئی کہ :۔

Marfat.com

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○

ترجمہ:۔"اور جو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی ان کے ساتھ ہوں گے کہ جن پر اللہ رب العزت نے اپنا خاص انعام فرمایا (وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے) انبیاء (علیہم السلام) صدیقین، شہداء اور دوسرے صالحین ہیں اور (یہ سب) کتنے بہترین ساتھی ہیں۔" (تفسیر مظہری، نور العرفان)

حدیث شریف امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے صحیحین میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل فرمائی کہ ایک مرتبہ ایک آدمی بارگاہِ رسالت مآب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہوا اور پوچھا "یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) قیامت کب آئے گی؟" حضور اکرم علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" جواباً آنے والے غلام نے عرض کیا کہ آقا! "میرے پاس کوئی عمل نہیں مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسولِ اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے محبّت کرتا ہوں۔" (یعنی میرا سرمایۂ حیات بس یہی کچھ ہے)۔ یہ سن کر میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری کے انداز میں ارشاد فرمایا۔" (روزِ محشر) تو اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔" یعنی ارشاد فرمایا کہ پھر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر تو دل سے میرے ساتھ محبت کرتا ہے تو کل روزِ محشر میرے دامنِ اطہر کا سایہ تجھے بھی نصیب ہو جائے گا۔

شفاء شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔" "جو مجھ سے محبّت رکھے گا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

Marfat.com

امام بخاری و مسلم کی روایت کے آخر میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ " اسلام لانے کے بعد ہم صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) آجتک کبھی بھی اس قدر خوش نہ ہوئے تھے جتنے خوش آج اِس فرمانِ ذی شان سے ہوئے کہ :۔
"محبت کرنے والے کو اس کے محبوب کے ساتھ رکھا جائے گا۔" (متفق علیہ)

راوی کہتے ہیں کہ (مذکورہ) حدیث پاک بیان کرنے کے بعد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ یوں گویا ہوئے :۔
(مفہوم حدیث ہے) " اگرچہ مَیں ان مبارک و پاکیزہ ہستیوں کی طرح عمل تو نہیں کر سکا مگر میرے دِل میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اور ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی محبت بہت ہے اور مجھے امید ہے کہ انہی محبّت کے صدقہ سے ان کا ساتھ مجھے نصیب ہو جائے گا۔" (بخاری شریف) (سبحان اللہ تعالیٰ و بحمدہٖ اللّٰھم اجعلنی مَعَھُم)

جب حضور سرورِ کون و مکان، محبوب ربِّ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا تو اہلِ بیت اطہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پر غم و اندوہ کے جسقدر پہاڑ ٹوٹے زبانِ قلم سے ان کا بیان ہی ممکن نہیں، حضرت سیّدہ زاہدہ طیبّہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشہور شعر ہے ع

صبت علیّ مصائب لو انھا
صبت علی الایّام صرن لیالیا

" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وصالِ شریفہ کی وجہ سے مجھ پر اسقدر عظیم مصائب و آلام آئے ہیں اگر وہ مصائب (روشن) دن پہ آجاتے تو دن (اپنی روشنی کھو دیتے اور اندھیری) راتوں میں بدل جاتے۔"

یہاں چند ایک واقعات سپردِ قلم کرتا ہوں جن سے اندازہ ہوگا کہ عام اہلِ

Marfat.com

ایمان کے دل میں حضور رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی کتنی محبت تھی۔

واقعہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے کہ اُن کا بیٹا روتا ہُوا حاضر ہُوا۔ حضرت عبداللہ نے بیٹے سے رونے کا سبب پوچھا تو بیٹے نے بتایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم وصال فرما گئے ہیں۔ یہ خبر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بجلی بن کر گری۔ دل تڑپنے لگا آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں، شدتِ غم سے نڈھال، جذباتِ محبت سے مغلوب زار و قطار روتے ہوئے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھ گئے۔ (میرے ماں باپ میرا جسم و جان حضرت عبداللہ کے قدموں پر قربان ہوں) وہ بے تابانہ انداز میں ہاتھ بلند کئے ان الفاظ میں دعا مانگنے لگے:-

اللّٰھم اذھب بصری حتیٰ لا اریٰ بعد حبیبی محمّد احد۔

"اے میرے مولیٰ تعالیٰ تو میری آنکھوں کی بینائی لے جا (مجھے اندھا کردے) تاکہ میں اپنے محبوب حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ (یعنی جب سے اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے کوئی دوسرا میری نظر میں جچتا ہی نہیں۔)

چنانچہ اللہ رب العزّت سُبحانہٗ نے ان کی دعا کو شرفِ قبول سے نوازا اور اسی وقت ان کی ظاہری نظر جاتی رہی۔ (مواھب لدنیہ، مدارج النبوۃ)

واقعہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی کی بینائی جاتی رہی، رشتہ دار، احباب ان کے پاس اظہارِ افسوس کے لیئے آئے تو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آنے والے تیمارداروں سے فرمانے لگے۔ (مفہوم حدیث) "میں ان آنکھوں کو صرف اور صرف اسلیئے پسند کرتا تھا کہ اِن کے ذریعے سے مجھے میرے آقا نبیِٔ مکرّم صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا دیدار نصیب ہو جایا کرتا تھا۔ اب چونکہ حضور مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا وصالِ مبارک ہوگیا ہے اس لیئے مجھے آنکھوں کی ضرورت نہیں رہ گئی اب تو اگر مجھے ہرن جیسی موٹی اور خوبصورت آنکھیں بھی مل جائیں تو مجھے ذرہ برابر بھی خوشی نہ ہوگی۔ (کہ مقصودِ نظر تو جاتا رہا)۔ (الادب المفرد)

واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی۔ (مفہوم حدیث) "میرے لئے حجرۂ اقدس کا دروازہ کھول دیں، مَیں اپنے آقا رسولِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کرنا چاہتی ہوں"۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ "مَیں نے حجرۂ اقدس کا دروازہ کھول دیا۔ زیارت کرتے ہی وہ عورت زار و قطار رونے لگی، وہ اسقدر روئی کہ روتے روتے غم سے نڈھال ہو کر گر پڑی، مَیں نے آگے بڑھ کر اسے اُٹھانا چاہا، دیکھا تو وہ شہید ہو چکی تھی"۔ (شفا شریف)۔ (اللّٰھم ارزقنی اتباعھا بحرمۃ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) انسان تو انسان رہے فراقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں تو سوکھے ہوئے درخت بھی روتے رہے ہیں[۱]

حضرت الشیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوّت میں مختلف کتُب کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ " حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی رحلتِ مبارکہ کے بعد اس اونٹنی نے کہ جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سواری فرمایا کرتے تھے کھانا پینا چھوڑ دیا یہانتک کہ اس کی وفات ہوگئی۔ دیگر بہت سی حیران کن باتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ دراز گوش کہ جس پر نبیٔ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی سواری فرمالیا کرتے تھے وہ دراز گوش (گدھا) فراقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم میں سخت مضطرب ہوگیا اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو

---

[۱]: ملاحظہ فرمائیں رہبرِ زندگی مع طبِّ نبوی۔

Marfat.com

رواں تھے، جب تاب برداشت نہ رہی اور پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا تو اس دراز گوش نے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود کو موت کے حوالے کر دیا۔ (مدارج النبوۃ)

مذکورہ بالا واقعات سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جس دل میں حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہ ہو وہ دل پتھر کے ٹکڑوں، سوکھی لکڑیوں اور چوپایوں سے بھی زیادہ ذلیل اور بدتر ہے اور جس دل میں نور ایمان اور خوف خدا چیونٹی کے سر کے برابر بھی ہو، اس دل میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ضرور ہوگی اور جس دل میں آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہ ہو اس ظلمت کدہ میں شیطان لعین کا بسیرا تو ہو سکتا ہے وہاں نور ایمان کی کرن نہیں سما سکتی۔

محبت کا تقاضا

جہاں تک محض دعوائے محبت ہے، وہ تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ مجھے محبت ہے مگر حقیقی محبت کی کچھ علامات و شرائط اور تقاضے ہوتے ہیں جو محبت کی جانچ میں کسوٹی کا کام دیتے ہیں اور یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ دعوئے محبت کہاں تک سچا اور کھرا ہے۔ اگرچہ یہ موضوع نہایت وسیع و بلیغ ہے تاہم اس جگہ چند ایک اہم ترین علامات کا اجمالاً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) اتباع محبوب

اس بارہ میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

"اچھی طرح سمجھ لو، جو شخص جس سے محبت کرتا ہے وہ اپنے محبوب کی ذات اور اس کے اتباع کو اپنے اوپر لازم قرار دے دیتا ہے اور اگر کوئی ایسے نہ کر سکے تو وہ دعوئی محبت میں جھوٹا ہے۔ اسلئے جو حضور سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے دعویٰ میں سچا ہے۔ اس سے یہ علامات ظاہر ہوں گی۔ اول یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور سنت نبوی پر عمل کرے۔ تمام اقوال و

Marfat.com

افعال میں حضورِ رحمتِ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اتباع کرے اور آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ہر حکم کی (دل وجان سے) تعمیل کرے، جن اعمال سے حضور علیہ السّلام نے روکا ہو، رُک جائے، راحت و آرام، خوشی و شادمانی، رنج والم، عُسرت و پریشانی ہر حال میں حضورِ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اُسوۂ حسنہ سے نصیحت و راہنمائی حاصل کرے۔" (شفا شریف - قاضی عیاض جلد ثانی)

② ادائے محبوب کو اپنا لینا

محبّ کو محبوب کی ہر ہر ادا سے پیار ہوتا ہے اور وہ محبوب کی اداؤں کو اپنانے میں فخر و انبساط محسوس کرتا ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ محب کو ہر اس چیز سے محبّت ہوتی ہے کہ جسے محبوب پسند کرتا ہے اور ہر وہ شے ناپسند ہوتی ہے جو محبوب آقا (علیہ السلام) کو ناپسند ہو۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے ہوئے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سالن سے کدّو کے قتلے (ٹکڑے) تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دن سے میں کدّو سے محبّت کرنے لگا۔ لہ

لہ:- عشقِ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بحرِ ناپید کنار میں غوطہ زن ہونے والوں کے بعض واقعات نہایت پُرلطف اور حیران کن ہیں۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر قوصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے ہی عاشقِ رسول تھے، خدائے ذوالمنن نے آپ کو ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا۔ شیخ عبدالقادر قوصی کو اپنے اس اکلوتے بیٹے کے ساتھ کمال درجہ کی محبّت تھی اسے اپنے ساتھ ہی کھانا کھلاتے اور اپنے ساتھ ہی رکھتے۔ نازوں پلے اس لختِ جگر نے زندگی کے بارھویں سال میں قدم رکھا تو ایکدن شیخ عبدالقادر قوصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھے کھانا تناول فرما رہے تھے اتفاق سے آج کھانے میں کدّو شریف تھا۔ شیخ نے بیٹے سے فرمایا۔ " کدّو (لوکی) حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بہت پسند تھا۔" نادان بیٹے کی زبان سے نکل گیا۔ " یہ تو ایک گندی چیز ہے۔" (معاذ اللہ تعالیٰ) اُف خدایا...... یہ جملہ حضرت شیخ عبدالقادر پر بجلی بن کر گرا غصہ سے بیتاب شیخ نے ہاتھ کا لقمہ دسترخوان پر رکھ دیا۔ یک لخت اٹھے اور اندر سے تلوار نکال لائے اور آتے ہی لختِ جگر کی گردن اُڑا دی اور فرمانے لگے " بدبخت کہیں کا! وہ شے جو میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پسند فرمائیں تو اُسے گندی کہتا ہے؟ تیری سزا یہی تھی کہ تجھے قتل کر دیا جاتا۔" (ابریز) سبحان اللہ تعالیٰ و بحمدہ، اسے کہتے ہیں کمالِ ایمان، خدا تعالیٰ نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲

Marfat.com

یہ محض ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے ورنہ کتب احادیث و سیر میں ایسے بہت سے واقعات ہیں کہ عاشقانِ جمالِ مصطفوی (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وسلّم بقدر حسن وجمالہٖ) نے اپنے آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پسند اور حکم کو اپنے دل و جان سے محبوب تر جانا اور مانا، انہوں نے ہر اُس چیز اور ادا کو پسند کیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو پسند تھی اور ہر اس شے سے نفرت کی جو کہ سرکار علیہ السّلام کو ناپسند تھی۔ حق تو یہ ہے کہ یہی معراجِ ایمان ہے اور اسی پر نجات کا دارو مدار ہے۔

(۳) ذکرِ محبوب کی تعظیم

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محبّ کیلئے محبوب کا ذکر غذائے روح ہوتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ ہر وقت میرے محبوب کا ذکر ہوتا رہے۔ اسے تو وہ ذاکر بھی پیارا لگتا ہے جو ذکرِ محبوب کر رہا ہوتا ہے۔ اس کا دل تعظیمِ ذکرِ محبوب کے لیئے بے تاب ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وصالِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد یہ حال تھا کہ وہ جب بھی حضورِ ختمی المرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کرتے تو وہ زار و قطار رونے لگتے اور حضور علیہ السلام کی غایت تعظیم اور ہیبت و جلال کی وجہ سے ان کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ یہی حال تابعین کا تھا اور یہی بعد میں آنے والے عشاقِ سرورِ کون و مکاں کا حال تھا۔ بعض واقعات تو ایسے ہیں کہ جن کو پڑھکر دل کی گہرائیوں سے مرحبا صد مرحبا کی صدائیں آتی ہیں، اُن واقعات میں سے یہاں صرف ایک واقعہ سپردِ قلم کرتا ہوں پڑھیئے اور روحِ ایمان کو تازگی بخشیئے۔

واقعہ مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شاگردوں کو حدیثِ مبارکہ کا درس دے رہے تھے دورانِ سبق شاگردوں نے دیکھا کہ حضرت امام مالک کے چہرے کا رنگ یکایک بدل سا گیا اور رخِ زیبا پر سخت کرب اور رنج والم کے اثرات نمایاں ہوئے معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کو سخت

Marfat.com

تکلیف ہو رہی ہے مگر نہ تو آپ نے ذرا بھی حرکت کی اور نہ ہی زبان مبارک سے اظہار دکھ کیا، بلکہ اپنے شاگردوں کو مسلسل درس حدیث سے مستفیض فرماتے رہے تھوڑی دیر بعد چہرے کا رنگ بھی صحیح ہو گیا اور حالتِ کرب بھی ختم ہو گئی درس حدیث پاک کے دوران آپ علیہ الرحمۃ کی یہ حالت کئی مرتبہ ہوئی، فرمانبردار شاگرد آپ کی اس اذیت ناک حالت کو دیکھ تو رہے تھے مگر کچھ عرض نہ کر سکتے تھے۔ جب میرے آقا رسول عربی (فداہٗ امی وابی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثِ مبارکہ کا سبق ختم ہوا تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شاگرد کو حکم دیا کہ ذرا میرے دامنِ عبا کو تو اٹھا کر دیکھو میری پشت پر کیا ہے؟ تعمیل ارشاد میں ایک شاگرد اٹھا اور پشت مبارکہ سے کرتے کو اٹھا کر دیکھا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں؟؟؟ ... اُف خدایا یہ کیا...؟؟؟ ایک بڑا سا سیاہ بچھو پشتِ انور پہ چمٹا ہوا تھا اور پشتِ مبارکہ سے جگہ جگہ خون رس رہا تھا۔ شاگرد کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اب تو سب شاگرد بچھو کو دیکھ رہے تھے انہوں نے جلدی سے اس ظالم بچھو کو ہلاک کر دیا اور حیرانی سے استادِ مکرم کی طرف وضاحت طلب نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ استادِ مکرم اپنے شاگردوں کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "یہ بچھو" کافی دیر سے میرے کپڑوں میں گھسا ڈنگ پہ ڈنگ چلا رہا تھا جس کی وجہ سے طبیعت سخت بے چین ہو جاتی تھی...." مگر حضور آپ ہمیں حکم دیتے ہم اسی وقت اس خبیث "بچھو" کو ہلاک کر دیتے" شاگردوں نے بڑی سعادت مندی سے عرض کیا.... حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمۃ نے اپنے شاگردوں کو جو جواب دیا وہ تحریر کرتے ہوئے میرا قلم بھی جھوم رہا ہے۔ قلبِ ناتواں پر کیف و سرور کی بارش ہو رہی ہے۔ یقیناً آپ کا جواب سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ "میں اپنے آقا رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری پیاری باتیں کر رہا تھا۔ درسِ حدیث پاک ہو رہا تھا، میرے لیے ضمیر نے

Marfat.com

گوارا نہ کیا کہ ان اعلیٰ وارفع باتوں کو چھوڑ کر اپنے جسم کی طرف توجّہ دوں۔"

(مفہوم عبارت) سُبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہٖ۔ حدیثِ سرورِ کون ومکاں علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کس قدر تعظیم فرماتے تھے حضرت امام مالک (رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ)۔

اس جگہ ذہن میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ حضرات جو تعظیمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں معلوم نہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کس قسم کے خیالات کا اظہار کریں مگر یہ بندۂ مسکین (ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ طریق الحق والیقین) تو عرض کرتا ہے، اے کاش کہ مجھے یہ سعادت ملتی اور مَیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے مبارک قدم چوم لیتا کہ آپ علیہ الرحمۃ کے دِل میں میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اتنی محبّت تھی؟ زہے قسمت، زہے نصیب!

منجملہ علاماتِ محبت سے یہ بھی ہے کہ حکمِ محبوب کی تعمیل، محبوب کا بکثرت ذکر، اشتیاقِ دید، ہراُس چیز اور انسان سے محبّت کہ جس کا محبوب سے تعلق ہو اور ہراُس شخص یا شئے سے دشمنی کہ جو محبوب سے لاتعلق ہو۔

(صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وسلّم)

Marfat.com

باب دوم

اپنے محبوب و محسن آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے حضور ہدیۂ درود و سلام پیش نہ کرنے کی برائی و نحوست

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کا حکم خود
ئے لم یزل نے دیا اور آیۂ مبارکہ :- اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی
النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا [1] میں
اسمیہ ذکر فرما کر اس لازوال حقیقت کی طرف اشارہ دیا ہے کہ سلسلۂ درود و سلام
کبھی ختم ہوا ہے اور نہ ہی ختم ہوگا۔ اور اے ایمان والو! اس رحیم و کریم خدائے
لمنن کی بے پایاں رحمت کی برسنے والی اس بارش سے اپنے اپنے ظرف (عقیدہ) کے
ابق تم بھی حصّہ لے لو۔ ظاہر ہے کہ اس لطف و کرم سے تہی دامن اور محروم تو وہی
ص رہے گا کہ جو ازلی بدبخت ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ :-

ترجمہ حدیث "حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور تاجدارِ کونین
ی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن منبر شریف پر جلوہ افروز ہونے لگے تو پہلی سیڑھی پر
م مبارک رکھتے ہوئے فرمایا" آمین" اور پھر پائے اطہر جو دوسری سیڑھی پر رکھا تو فرمایا
آمین"، اور جب تیسری سیڑھی پر رونق افروز ہوئے، تب بھی فرمایا" آمین"۔ صحابہ رضوان
للہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ (آقا علیک السلام) آج آپ نے جو یہ
فرمایا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ تو جواباً ارشاد فرمایا۔" جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا، تو

---

[1] ترجمہ :" بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے (نبی)
اے ایمان والو (تم بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" (کنز الایمان)

Marfat.com

جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ (یا رسول اللہ علیک السلام) بدبخت و نامراد ہوا وہ شخص کہ جس نے ماہ رمضان المبارک پایا اور وہ (سچے دل سے توبہ نہ کر سکا) یہاں تک کہ رمضان گزر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔" تو میں نے کہا آمین۔ پھر جبرئیل نے عرض کیا۔ بدبخت اور نامراد ہے وہ شخص (بھی) کہ جس نے اپنی زندگی میں اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ ان کی خدمت کر کے جنّت میں نہ جا سکا"، میں نے کہا "آمین"۔ پھر (تیسری مرتبہ) جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ بدبخت اور نامراد ہے وہ شخص بھی کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے۔ تو میں نے کہا آمین!"۔ (بخاری شریف)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بعدد معلومات لک

محترم قارئین کرام! سوچیے بھلا اس تیرہ بخت کی بدقسمتی اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ جس کی تذلیل و بدبختی کی دعاء سکھاتا خود اللہ رب العزّت ہے اور دعا مانگ جبریل امین علیہ السلام رہے ہیں جبکہ اس کی تائید و حمایت ہمارے آقا رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "آمین"، کہہ کر فرما رہے ہیں۔ وہ مایوس و نامراد خواہ کتنا بھی بڑا عابد و زاہد اور متقی و پرہیز گار کیوں نہ ہو اس کی ادا کی گئی نماز، اس کا ماہِ صیام میں روزہ کی نیّت سے بھوک و پیاس برداشت کرنا، اس کا راستہ کی تکالیف و مصائب برداشت کر کے مال و دولت خرچ کر کے حج کرنا کس کام آیا کہ جس کی تباہی و بربادی کی خبر خود ربّ کریم دے رہا ہے۔ ہائے افسوس!

ع

وہ مایوس تمنّا کیوں نہ سوئے آسماں دیکھے
کہ جو منزل بہ منزل اپنی محنت رائیگاں دیکھے

حدیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے یہاں چند ایک روایات مبارکہ کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جن کے مطالعہ سے ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے کہ درود شریف کا نہ پڑھنا

Marfat.com

کتنی بڑی بد قسمتی ہے۔

حدیث ۱ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدار عرب و عجم شفیع معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا (فی الحقیقت) وہ جنت کا راستہ ہی چھوڑ بیٹھا (معاذ اللہ تعالیٰ)۔"

(القول البدیع) (صلی اللہ تعالیٰ علےٰ حبیبہٖ و بارک وسلم)

حدیث ۲ صاحب نزہتہ المجالس حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(مفہوم) کچھ لوگوں کو روز حشر جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ (یعنی ان کے دیگر اعمال اتنے اچھے ہوں گے کہ وہ لائق جنت ٹھہرا لیے جائیں گے) مگر ان بدنصیبوں کو جنت کا راستہ نہیں ملے گا بلکہ بھٹکتے پھریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) وہ لوگ کون ہوں گے اور ان کو جنت کا راستہ کیوں بھولے گا؟ جواباً حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔ (یہ بدنصیب) وہ ہوں گے جن کے سامنے میرا نام لیا گیا مگر انہوں نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔ (نزہتہ المجالس)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

محترم قارئین! بات وہی ہے جو کہ قبل ازیں عرض کر چکا ہوں کہ کسی عابد و زاہد کا زہد و تقویٰ، کسی عالم و فاضل کا علم و فضل، کسی نیکوکار کی نیکیوں کے کوہِ ہمالیہ جتنے بڑے بڑے انبار، کسی سخی کی حاتم سے بڑھ کر سخاوت، کسی مجاہد کی دردناک شہادت اس وقت تک بے فائدہ ہے جب تک اس کی یہ حالت نہیں ہو جاتی کہ یونہی وہ مدینے کے تاجدار، امت کے غمگسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا اسم

Marfat.com

گرامی سُنے تو اس کے دِل میں کیف و سرور کی موجیں اُٹھیں اور اس کے لبوں پہ درُود و سلام کا نغمہ جاری ہو جائے۔ (وَاللّٰہُ الحکم والعلم)

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اسی موضوع پر مزید چند ایک احادیث مبارکہ کا مفہوم و ترجمہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں

حدیث ۳ حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسولِ مکرم شفیع محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ "وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھے"۔ (سنن ترمذی، مشکوٰۃ شریف)

صلی اللہ تعالٰے علیٰ رسولہ الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

حدیث ۴ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ سب بخیلوں سے بڑھکر بخیل کون ہے اور یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بڑھ کر ناکارہ اور عاجز ترین کون ہے؟ (صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیے تو فرمایا) یہ وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

(صلّی اللہ تعالٰے علٰے حبیبہٖ محمدٍ وّآلہٖ وسلم)

حدیث ۵ حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ "وہ (بدبخت) کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پہ درود شریف نہ پڑھے، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔" (معاذ اللہ تعالیٰ)۔ (القول البدیع) صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدنا محمدٍ وّآلہٖ وسلم)

حدیث ۶ حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے، کہ رسولِ مکرّم صلّی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ کہ جب بھی کوئی قوم جمع ہو (یعنی لوگ مل کر بیٹھیں خواہ کوئی عام سی محفل ہو یا کوئی بڑا جلسہ) اور پھر اٹھ جائیں

Marfat.com

یعنی محفل برخاست ہو جائے اور وہ لوگ نہ تو اللہ رب العزت کا ذکر مبارک کریں اور نہ ہی مجھ پر درود و سلام بھیجیں تو ان کی حالت ایسی ہے جیسے کہ وہ بدبودار مُردار کھا کر اُٹھے ہوں۔" (القول البدیع)

حدیث ۷: حضرت سیدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں صُبح مونہہ اندھیرے کچھ سی رہی تھی کہ سُوئی ہاتھ سے گر گئی۔ (تلاش کرتے کرتے) چراغ بھی بجھ گیا اتنے میں حضور تاجدار عرب وعجم، شفیعِ معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے رُخِ زیبا کی ضیاء سے گھر کے در و دیوار روشن و تاباں ہو گئے اور مَیں نے اسی روشنی میں سُوئی کو تلاش کر لیا پھر مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم آپ کا رُوئے انور کس قدر حسین و جمیل اور روشن و تاباں ہے تو حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "بربادی ہے اس شخص کے لئے کہ جو روزِ محشر میری زیارت سے محروم رہا۔" عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) وہ (بد نصیب) کون ہے؟ فرمایا "بخیل" عرض کیا آقا فرمایئے بخیل سے کون مراد ہے۔ تو فرمایا "وہ کہ جس نے میرا اسم مبارک سُنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔" (القول البدیع)

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک سیّد محمدٍ وّ آلہٖ بعددِ معلوماتٖ۔

عین ممکن ہے کہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پڑھکر کسی قاری کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ اگر حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم کے رُخِ پُر انوار کی تابانیوں کا یہی عالم تھا کہ جس کا تذکرہ مذکورہ روایت میں کیا گیا ہے تو پھر کبھی بھی اس جگہ چراغ کی ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ جہاں بھی حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جلوہ افروز ہوتے حالانکہ ایسا نہیں ہُوا بلکہ متعدد واقعات اس کے برعکس ملتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ

Marfat.com

یہ واقعہ میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (فداہ روحی وجسدی) کا ایک معجزہ ہے اور ہر وقت یہی حالت رہنا کوئی ضروری نہیں، خصائص کبریٰ میں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حدیث مبارک نقل فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نمازِ عشاء کے بعد دیر تک دربارِ رسالت مآب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر رہے، ان کا گھر مسجد نبوی شریف سے فاصلہ پر تھا۔ جب گھر جانے لگے تو دیکھا کہ اندھیرا اتنا شدید ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ حضور رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ "کوئی چیز تمہارے پاس ہے؟ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یہ چھڑی ہے جسے ہاتھ میں پکڑ لایا تھا۔ فرمایا۔ لاؤ یہ مجھے دو" اس غلام نے یہ چھڑی پیش کر دی۔ مرقوم ہے کہ حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مقدس کے چھوتے ہی وہ سادہ لکڑی کی چھڑی جگمگا رہی تھی، اب اُس کی شعاعیں دور دور تک اندھیرے کو روشن کر رہی تھی، ارشاد ہوا "جاؤ اس کی روشنی میں گھر چلے جاؤ"۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس چھڑی کی روشنی میں گھر گئے۔ (سبحان اللہ تعالیٰ)

توجب میرے آقا ومولیٰ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ربّ کریم و ذوالعطاء نے اس قدر اختیار مرحمت فرمایا ہو کہ اگر وہ محبوب مکرّم علیہ الصلوٰۃ والسلام اظہار معجزہ کے لئے محض دستِ مقدس لگا کر اندھی چھڑی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکا سکتے ہیں تو خود اُن (علیہ السلام) کے رخِ زیبا کا چمک اٹھنا تو باعث تعجب نہیں۔

جلیل القدر محدّث حضرت امام ترمذی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ کتاب "ترمذی شریف" میں حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں کہ جو کوئی پہلی مرتبہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رُوئے پُرانوار کی زیارت کرتا تو وہ یہ محسوس کرتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بینی شریفہ (یعنی ناک مبارک) ذرا بلند ہے لیکن جب وہ ذرا غور

Marfat.com

سے دیکھتا تو تب پتہ چلتا کہ دراصل ناک مبارک تو بالکل متوسط ہے اور یہ بلندی ان نور کی شعاؤں کی وجہ سے محسوس ہو رہی ہے جو کہ رُخِ زیبا سے پھوٹ رہی ہیں (شمائلِ ترمذی) سُبحان اللہ تعالیٰ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا محمدٍ وَّ آلہٖ بقدرِ حسن و جمالہٖ۔

اس کی مثال یوں بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ مخصوص فاصلے پر شمع جل رہی ہو۔ تو روشنی کا شعلہ اپنے اصل جسم سے بڑا نظر آتا ہے۔ دراصل اُس سے نکلنے والی شعائیں اسے بڑا کر کے دکھا رہی ہوتی ہیں۔

اور یہ مذکورہ بالا تابانی محض چہرۂ انور پر ہی نہ تھی بلکہ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجۂ کونین سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم گفتگو فرماتے تو ہر دیکھنے والے کو نظر آتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے والے دانتوں سے ایک نور اُچھل اُچھل کر باہر کو لپکتا تھا اور یہ بات محض تشبیہ یا استعارہ نہیں بلکہ ایک حقیقت تھی جو ہر دیکھنے والے کو نظر آتی تھی۔ (ملاحظہ ہو شمائلِ ترمذی)۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ و نورِ عرشہٖ سیّدنا محمد نبی الامّی وآلہٖ وسلم کثیراً کثیراً۔

Marfat.com

باب سوم

بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیۂ
درود و سلام پیش کرنے کی فضیلت

اللہ تبارک و تعالیٰ اجل شانہ' کا ارشادِ ذی شان ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب-۵۶)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوُں پر درُود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیْ عَلَیْہِ ۔

محترم قارئین کرام!

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کی فضیلت میں مذکورہ بالا آیت مبارکہ اس قدر عظیم ہے کہ (مخلوقات کیلئے) اس کا احاطہ کرنا ہی ناممکن ہے۔ سوچیئے کہ! جب خدائے لم یزل خود ارشاد فرماتا ہے کہ:۔ "ہم بھی یہ کام کرتے یعنی درود بھیجتے ہیں۔" تو پھر درود پاک بھیجنے کی عظمت اور رفعتِ شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ عشق و محبت کی نظر سے مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے اندازِ بیان کو دیکھیں تو کیف و سرُور سے دِل جھُوم اٹھتا ہے۔ کہ خدائے لم یزل تُو تو صمد و بے نیاز ہے۔ تیری عظمت و بزرگی اس قدر عظیم ہے کہ ہماری عقل و فہم و

Marfat.com

شعور سے ہی ماوراء ہے۔ تو نے قرآن پاک میں ہم گنہ گاروں کو نیکی کا حکم دیا، نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، حج کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن کہیں بھی یہ نہ فرمایا کہ " ہم بھی یہ کام کرتے ہیں اور تم بھی کرو" اس لیئے کہ تیری شان ان کاموں کے کرنے سے بلند و بالا ہے، تو "صَمَدُ و سُبحان" ہے۔ ہم یہ سب کام تیری ہی رضا کیلئے تو کرتے ہیں اور تیرے ہی محتاج بندے ہیں۔ اگر تو صرف اتنا ہی فرما دیتا کہ۔ " اے ایمان والو! تم نے یہ کام کرنا ہے"۔ تو مجالِ انکار کہاں تھی۔ تیرے بندے تیرے بلند مرتبت حکم کے آگے اپنی جبینیں نیاز ضرور جھکا دیتے۔ مگر ہزار جان سے قربان جاؤں شانِ درود و سلام پر کہ اس کا حکم کتنے پُرلطف انداز میں دیا، گویا کہ یوں ارشاد فرمایا۔ " اے میرے محبوب (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے غلامو! سنو! غور سے سنو!! مختارِ مطلق اور خالق و معبودِ حقیقی ہوتے ہوئے اپنی شانِ بے نیازی سے ہم بھی یہ کام کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں، میرے مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے غلامو! تم بھی یہ کام کیا کرو۔" (سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہٖ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ حبیبہٖ۔)

اس جگہ یہ وضاحت کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کہ ربِّ کریم کے درود بھیجنے کا وہ انداز نہیں کہ جو ہمارا ہے۔ اسلئے کہ وہ خالق ہے ہم مخلوق ہیں، وہ مختارِ حقیقی ہے ہم بیکس و محتاج ہیں۔ دراصل ہمارا درود دعاء ہے اور اس کا درود عطا ہے۔ علماء کرام (دام فیوضہم) کے نزدیک خدائے بزرگ و برتر کا درود فرمانا نزولِ رحمت کے ساتھ ساتھ درجات مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ فرمانا ہے۔ جیساکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰى (الضحیٰ ۴) اس آیت مبارکہ کا مفہوم یوں بیان کیا جاتا ہے کہ " اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی زندگی میں ہر آنے والا لمحہ آپ کی زندگی کے گزرے ہوئے لمحہ سے

Marfat.com

افضل و اعلیٰ ہے۔" اور یہ عمل تسلسل کے ساتھ جاری ہے کہ ہر گھڑی، ہر آن ہمارے آقا رسولِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تا آنکہ کل بروزِ محشر ہر مخلوق خواہی نخواہی، جو بھی جہاں ہوگا حضور شفیع الامم منبع جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان ہوگا کہ ارشادِ ربّ ذوالمنن ہے۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل ۷۹)

ترجمہ:۔ اے محبوب (علیہ السلام) عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

یعنی ایسا مقام عطا فرمائے گا کہ ہر کوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرے گا جبکہ ہمارا درود شریف پڑھنا ایک دعا ہے مثلاً ہم پڑھتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اس کا ترجمہ کچھ یوں ہوگا:۔ "اے اللہ تعالیٰ تو رحمت نازل فرما (درود بھیج) ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر برکتیں بھی نازل فرما اور سلامتی بھی"، ظاہر ہے کہ یہ ایک دعا ہے۔ جو بندہ اپنے خدا کے حضور عرض کرتا ہے۔ دراصل اس دعا کے پردہ میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہاری اس دعا کے محتاج نہیں کہ اُن کا ربّ تو اُن پہ پہلے ہی درود بھیجتا ہے بات یہ ہے کہ جب تم اس محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بارگاہِ ربّ العزت میں دعا کرو گے تو پروردگارِ عالم کی رحمت کا دریا جوش میں آجائے گا اور اس طرح تمہاری بخشش کا بہانہ بن جائے گا۔ وللہ الحمد۔ (اللھم اجعلنی منھم)

اس بندۂ ناچیز (مؤلف کتاب ھذا) کے مذکورہ خیالات کی تائید اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے کہ میرے آقا رسولِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً

ترجمہ:۔ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک

Marfat.com

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ (سبحان اللہ تعالیٰ)
(رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور جہاں تک بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سلام پیش کرنے کا حکم ہے تو مقصد یہاں بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بس ہم گنہ گاروں کی بخشش کا ایک بہانہ ہے اس سوا کچھ نہیں۔ دیکھئے جب ہم اہل اسلام ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو ہم سلام کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے "السلام علیکم" ترجمہ:۔"تم پر سلامتی ہو"۔ جواباً دوسرا کہتا ہے "وعلیکم السلام" ترجمہ: "اور تم پر بھی سلامتی ہو"۔ یعنی ایک مسلمان تو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے ہمیشہ سلامت رکھے اور دوسرا کہتا ہے، اے میرے لئے سلامتی کی دعا کرنے والے رب کریم تجھے بھی ہمیشہ، سلامت رکھے۔

سورۃ احزاب پارہ ۲۲ کی آیت ۵۶ میں رب کریم نے جہاں اہل ایمان کو درود پاک پڑھنے کا حکم دیا وہاں یہ بھی تاکید فرمائی کہ" وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا "اور خوب سلام بھیجا کرو، بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سلام پیش کرنے کا جو طریقہ اللہ رب العزت جل شانہ کی طرف سے ہمارے آقا رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سکھایا وہ یہ کہ یوں عرض کرو۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف باب التشہد)[1] ان کلمات کا ترجمہ بنتا ہے "اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی (آپ پر نازل ہوں) اور اسکی برکتیں بھی"

---

[1]۔ اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث شریف کے بیان فرمانے سے پہلے وضاحت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ کلمات تشہد اسطرح (تاکید کیساتھ) سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورۃ سکھاتے تھے۔ (نسائی۔ مشکوٰۃ)

Marfat.com

اِس حدیث مبارکہ پہ عمل کرتے ہوئے اسی مفہوم میں یوں بھی سلام عرض کیا جاتا ہے کہ:۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؎

ترجمہ:۔ "اے اللہ تعالیٰ کے رسول (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر درود بھی ہو اور سلام بھی،،

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ

(رواہ ابوداؤد، بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ:۔ سوائے اسکے نہیں کہ جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے یہانتک کہ میں سلام بھیجنے والے پر سلام بھیجتا ہوں۔

اے میرے آقا رسولِ محترم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے غلاموں تم کو مبارک ہو جھوم اُٹھنے کا مقام ہے۔ ذرا چشمِ تصور میں اُس منظر کو دیکھو کہ جب وہ رسولِ مکرّم، شفیعِ معظّم، منبعِ جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ جن کے رخِ زیبا کی زیارت بے چین آنکھوں کی ٹھنڈک اور بے قرار دلوں کا سکون ہے جب خود بہ نفسِ نفیس بلاواسطہ اپنے کسی غلام کا ہدیہ درود و سلام سماعت فرما رہے ہوں یا پھر بالواسطہ طور پر اُن (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے دربار گہربار میں ربّ کریم کا کوئی معزز فرشتہ ہاتھ باندھے نگاہیں نیچی کئے گردن جھکائے ادب و احترام کے تمام تر تقاضے پورے کرتے ہوئے دھیمی آواز میں عاجزی انکساری کے ساتھ کھڑا عرض کر رہا ہو۔ "یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا ایک نیازمند غلام آپ کا اُمتی

؎:۔ خیال رہے کہ اسطرح سلام عرض کرنے کا حکم بہت سی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

Marfat.com

فلاں بن فلاں آپ کی خدمتِ فیض درجت میں ہدیہ سلام پیش کرتے ہوئے یوں عرض کر رہا ہے:۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ترجمہ:۔ یا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو، یا پھر وہ معزز فرشتہ عرض کرے کہ وہ غلام پڑھ رہا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ط: ترجمہ: اے میرے آقا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ پر درود بھی ہو اور سلام بھی، اور اے میرے آقا اے اللہ تعالیٰ کے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کی آلِ پاک اور آپ کے صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ عنہم) پر بھی سلام ہو اور (اللہ تعالیٰ) رحمتیں نازل ہوں،، یہ سُنکر وہ سرورِ کون و مکان محبوب ربّ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے پیارے روح پرور، دلنواز انداز میں ہلکے ہلکے مسکرا رہے ہوں۔

وہ کس قدر جانفزاء پرکیف و سرور منظر ہوگا ؏

خُدا ہی صبر دے اے روحِ مضطر ؎ دکھاؤں تجھے میں کیسے وہ منظر

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ عرض کرتے ہیں۔ ؏

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس دیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

تو وہ ہم گنہ گاروں کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مسکراتے ہوئے فرمائیں۔ "اے میرے امتی ہم تیرا سلام قبول فرماتے ہیں،، اور پھر جواب سلام دیتے ہوئے دعائیہ انداز میں فرمائیں۔ "اے میرے امتی تجھ پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔،، اے میرے آقا کے غلام بالیقین جانو جس بھی خوش نصیب کو دربارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ دعا مل گئی

Marfat.com

سمجھ لو اس کا بیڑہ پار ہو گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو رد نہیں فرماتا۔ ع

اجابت نے بڑھ کر گلے سے لگایا ۞ چلی شان سے جو دعائے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

بنا بریں ہر صاحبِ ہوش وخرد پر لازم ہے کہ درود وسلام کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنا لے کبھی بھی درود وسلام سے غافل نہ ہو وہ کیا جانے کہ کب اور کس گھڑی کا پڑھا ہوا درود وسلام دربارِ عالیہ میں شرفِ قبول سے نواز دیا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ دَائِمًا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔

محترم قارئین کرام! یہ تو محض ایک تمثیل تھی فی الحقیقت ہدیہ درود وسلام پیش کرنے پر حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس قدر عطا فرماتے ہیں؟ وہ تو حدِ حساب میں آسکتا ہی نہیں کیونکہ جب کسی کریم کی خدمت میں کوئی معمولی سا ہدیہ بھی پیش کیا جاتا ہے تو وہ شہنشاہ وہ کریم پیش کیے گئے ہدیہ کے مطابق نہیں بلکہ اپنی شان کے مطابق فرماتا ہے۔

حدیث پاک حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تھال میں کچھ تازہ کھجوریں اور چند روئیں دار چھوٹی چھوٹی ککڑیاں رکھ کر مجھے دیں تاکہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیۃً پیش کروں، میں ہدیہ لے کر خدمتِ فیض درجت میں حاضر ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہدیہ قبول فرمالیا اور مجھے لپ بھر کر (سونے اور چاندی کے) زیورات عطا فرما دیئے۔ (اختصاراً ترمذی شریف)

Marfat.com

ملاحظہ فرمائیں کہ پیش کرنے والے نے ہدیہ کیا پیش کیا اور عطا فرمانے والے آقا
ٖ السلام نے بدلہ کتنا عظیم عطا فرمایا حالانکہ کھجوریں عرب میں عام ہیں جسطرح ہمارے
قے پنجاب میں گندم عام ہے پھر ان کی قیمت ہی بھلا کیا ہوگی، اور ہدیہ لانے والی اس
وٹی سی بچی کو چند کھجوریں دے کر خوش کیا جا سکتا تھا۔ مگر نہیں! عطا فرمانے والے آقا
ٖ السلام نے ان چیزوں کو نہیں دیکھا۔ بس ان کے پیش نظر تو ان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ
ٖ وسلم) کا جود و کرم تھا۔

کایت | حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ایک مرتبہ
ٖ عورت آئی اور چھوٹے سے برتن میں تھوڑا سا شہد مانگا مثلاً یوں سمجھیں کہ اس عورت
ٖ دو تین چمچ شہد مانگا، حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس
ٖبیا کو پانچ کلو شہد دے دو اور برتن بھی میرے گھر سے دے دو۔ غلام اٹھا اور اس
ٖت کو حکم کے مطابق شہد دیدیا۔ جب وہ عورت چلی گئی تو غلام نے عرض کیا "حضور اس
ٖت نے تو بہت تھوڑا شہد مانگا تھا اور آپ نے بہت زیادہ عطا فرما دیا۔"
ٖ وابا حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔" اس عورت نے اپنے
ٖ کے مطابق مانگا تھا اور ہم نے اپنی عطا کے مطابق عطا کیا۔

ٖ اکبر! اعلیٰ دربار کی عطائیں بھی اعلیٰ ہی ہوتی ہیں۔ اے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ
ٖ آلہٖ وسلم کے غلامو! خواب غفلت کو چھوڑو، اُٹھو اور ابھی سے ہی وظیفہ درود
ٖ شروع کر لو، یہ نہ سوچو کہ ملے گا کیا؟ یقین جانو اتنا کچھ ملے گا کہ جس کا تم تصور
نہیں کر سکتے۔

کایت | علامہ ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے تفسیر مظہری میں نقل فرمایا ہے۔
ٖ روز محشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام عرش الٰہیہ (جل شانہ) کے نیچے سبز رنگ کا
ٖ زیب تن کئے کھڑے ہوں گے اور اپنی اولاد کے حساب و کتاب کا نظارہ کر

Marfat.com

رہے ہوں گے اتنے میں آپ علیہ السلام دیکھیں گے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلّم کے ایک اُمتی کو فرشتے گرفتار کر کے جہنم کی طرف لیجا رہے ہوں گے
اور وہ گنہ گار اُمتی بار بار پیچھے کی طرف مُڑ مُڑ کر دیکھ رہا ہو گا کہ شائد کوئی مجھے بچا لے
حضرت آدم علیہ السلام اس کی یہ حالت دیکھ کر آواز دیں گے۔
"یَا اَحْمَدُ" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)۔ جواباً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرمائیں گے۔ "لَبَّیْکَ یَا اَبَا الْبَشَر" یعنی اے تمام انسانوں کے والد
گرامی! مَیں حاضر ہوں، فرمائیے کیا حکم ہے؟
حضرت آدم علیہ السلام اس گنہ گار کی طرف اشارہ کر کے فرمائیں گے۔ "آپ کا وہ
اُمتی شاید آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کو تلاش کر رہا ہے۔" چنانچہ حضور
شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اپنے اُس اُمتی کے پاس تشریف لائیں گے
اور فرشتوں کو فرمائیں گے کہ "اس گنہ گار کو واپس میزانِ عدل کے پاس لے چلو"
فرشتے عرض کریں گے کہ ہمیں جو حکم ہو چکا ہے ہم وہی کریں گے یعنی واپس نہیں
ہوں گے۔ پھر حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم بارگاہِ ربّ العزّت میں عرض
کریں گے کہ "اے اللہ تبارک وتعالیٰ تُو نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے
میدانِ حشر میں شرمندہ نہیں ہونے دوں گا۔" تو خدائے لم یزل کی طرف سے حکم ہو گا
کہ اے فرشتو! "جو میرے محبوب علیہ السلام تم سے فرماتے ہیں وہی کچھ کرو" چنانچہ اس آدمی
کو دوبارہ میزانِ عدل کے پاس لایا جائے گا۔ اور اس کے اعمال کا حساب ہو گا لیکن
اس کی نیکیاں کم اور گناہ زیادہ ہوں گے۔ اس وقت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم
اپنی طرف سے کوئی نہایت ہی حسین، روشن اور تاباں چیز اس گناہ گار کی نیکیوں کے پلڑے
میں رکھیں گے تو اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر غالب آجائیں گی۔ تو یکایک ایک ندا
آئے گی۔ "یہ شخص کامیاب ہو گیا، اسے جنّت میں لے جاؤ۔" وہ خوش نصیب آگے

Marfat.com

حضور رحمتِ عالم شفیع معظّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دامنِ اطہر تھام کر عرض کرے گا
آقا (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ نے مجھ پر بڑی ہی کرم نوازی فرمائی ورنہ میں تو ہلاک ہو گیا تھا۔
آپ کون ہیں اور یہ شے، جو آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے میرے نیکیوں
کے پلڑے میں رکھی ہے، یہ کیا ہے؟"

جواباً۔ حضور اکرم، نورِ مجسم نبیٔ مکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرمائیں گے۔
میں تیرا شفیع، تیرا نبی حضرت محمد مصطفےٰ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہوں اور
روشن و تاباں شے تیرا وہ درودِ پاک ہے جو تو محبت کے ساتھ مجھ پر پڑھا کرتا تھا
آج ربِّ کریم جلّ شانہٗ نے میری سفارش سے تیری مغفرت فرما دی ہے۔"

(تفسیر مظہری مع وضاحت و تصرّف)

یہ واقعہ اس بات پر شاہد ہے کہ محبت و احترام کے ساتھ درود پاک کا وظیفہ کرنے
والا محروم نہیں رہتا، لیکن ادب و احترام شرط ہے، بے ادب ہمیشہ نامراد رہتا ہے
اور با ادب خوش نصیب ہوتا ہے اور یہ ادب و احترام اتنی بڑی دولت ہے کہ کبھی محض
دامانِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ادب ہی بیڑا پار کر دیتا ہے۔ اس
لئے "ذکرِ خیر" نامی کتاب کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے۔ پڑھیئے اور
دیکھیئے کہ ہمارا مولیٰ تعالیٰ جلّ شانہٗ کس قدر لطف و کرم کی بارش فرماتا ہے۔ کسی نے
خوب کہا "رحمتِ حق بہا نمے جوید بہا، نمے جوید"۔

واقعہ ایک مرتبہ ایک نہایت ہی گنہ گار اور فاسق و فاجر شخص دریائے
دجلہ کی طرف گیا تاکہ وہاں ہاتھ منہ وغیرہ دھولے، دریا پر پہنچ کر وہ ہاتھ مونہہ دھونے
لگا تو اس نے دیکھا کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے
نیچے پانی کے بہاؤ کی طرف بیٹھے وضو فرما رہے ہیں، اس شخص نے دیکھا تو دل میں
خیال پیدا ہوا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کو عزت

Marfat.com

عطا فرمائی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بکثرت عبادت کرنے والے ہیں، جبکہ میں نالائق گنہ گار ہوں یہ تو بے ادبی کی بات ہے کہ میری طرف سے میلا کچیلا پانی ان کی طرف جائے یہ خیال آتے ہی وہ شخص کھڑا ہو گیا اور ازراہِ ادب حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھ کر ہاتھ منہ دھونے لگا۔ ہاتھ منہ دھویا اور یہ شخص چلتا بنا، جب یہ گنہ گار فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے نے اسے عالمِ مراقبہ میں دیکھا اور پوچھا بتاؤ تمہارے ساتھ ربّ کریم نے کیسا سلوک فرمایا ہے تو اُس مرنے والے نے مذکورہ واقعہ بیان کر کے بتایا کہ "خدائے رحیم و کریم جلّ شانہٗ نے اِس ادب کرنے کے صدقہ سے مجھے بخش دیا ہے۔" اِسی کے ساتھ مِلتا جُلتا ایک واقعہ حضرت خواجہ فریدالدّین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اپنے مریدین کو سنایا۔ آپ نے فرمایا:۔

واقعہ ملتان شریف کا رہنے والا ایک آدمی کہ جس کی زندگی فسق و فجور میں بسر ہوئی مر گیا تو بعد از وفات ایک مردِ باخدا کو خواب میں مِلا اور بتایا کہ ربّ کریم جلّ شانہٗ نے اپنی رحمت کے ساتھ میری مغفرت فرمادی ہے۔ اس مردِ باخدا نے پوچھا۔ "مگر تیری بخشش کا سبب کیا بنا؟" اس نے جواب دیا کہ "ایک دن اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت بہاؤالدّین زکریا (ملتانی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لیجارہے تھے کہ سرِ راہ میری اُن سے ملاقات ہو گئی۔ مَیں نے نہایت ادب و احترام سے آگے بڑھ کر ان کو سلام عرض کیا اور انتہائی محبت و عقیدت کے ساتھ ان کا ہاتھ چوم لیا۔ بس میرے اسی عمل کی وجہ سے خدائے ذوالمنن کی رحمت کا دریا جوش میں آگیا اور میری بخشش فرمادی گئی۔"

(خلاصۃ العارفین مع تصرّف)

بارگاہِ ربّ العزّت میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جلّ شانہٗ، ہم سب کو محبوبانِ خدا تعالےٰ کا ادب و احترام، عقیدت و محبّت اور ان کی معیّت نصیب فرمائے ۔ آمین

Marfat.com

احادیثِ مبارکہ

اب برائے حصولِ خیرو برکت کیلئے درودِ پاک کی فضیلت میں چند ایک احادیثِ مبارکہ
[نق]ل کی جاتی ہیں لہ - پڑھیئے اور جذبۂ حُبِّ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مزید تقویت
[ب]خشیئے - اور راقم کے لیئے دعائے خیر کیجئے! -

[ح]دیث نمبر۱ - حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم
[ص]لی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ
[تع]الیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت فرمائے گا - اس کے دس گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے
[او]ر اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے -" (سنن نسائی شریف)

[ح]دیث نمبر۲ - حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول
[الل]ہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
[کا] رخِ زیبا خوشی سے جگمگا رہا تھا - آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میرے
[پا]س حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے
[ا]ے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ (میرا
[فی]صلہ ہے) آپ کا جو اُمتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا میں اس پر دس
[مرت]بہ رحمت نازل فرماؤں گا اور جو تمہارا اُمتی، آپ پر ایک مرتبہ سلام پیش کریگا اس پر
[دس] مرتبہ سلام فرماؤں گا" (رواہ نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

[لہ] - خیال رہے کہ احادیثِ مبارکہ کے اصل الفاظ (عبارت) نقل کرنے کی بجائے اس جگہ صرف ترجمہ
[نق]ل کیا گیا ہے - اصل عبارت کیلئے اُن کتب کی طرف رجوع فرمائیں کہ جن کا حوالہ ساتھ ساتھ دیا گیا
[ہے] - ۱۲

Marfat.com

حدیث ۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ترین وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پاک پڑھتے ہوں گے۔"
(سنن ترمذی)

معزز قارئین کرام! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ پر ربّ کریم جل شانہٗ کی بے پایاں رحمت کا نزول ہو؟ خدا تعالیٰ کی طرف سے تم پہ سلامتی نازل ہو؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے پرہول دن آپ کو امت کے شفیق آقا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ کا ساتھ نصیب ہو؟ اگر آپ یہ چاہتے ہیں اور یقیناً چاہتے ہیں تو پھر بات بات پہ شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں کی سننے کی بجائے آج ہی سے دل کی گہرائیوں کے ساتھ پورے خشوع وخضوع اور ادب واحترام کے ساتھ وظیفۂ درود و سلام شروع کر دیجئے کیا جانیں کہ کب موت کا پیغام آجائے خدانخواستہ کہیں تہی دامن ہی نہ رہ جائیں۔

حدیث ۴: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے ایسے پیدا فرمائے ہیں جو زمین پر گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میرے امتیوں کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔" (رواہ نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث ۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم موذّن کی اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ کہ جس طرح موذّن کہتا ہے پھر اذان کے بعد مجھ پہ درود پاک بھیجو۔ اس لیئے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، بیشک وسیلہ جنت میں ایک

Marfat.com

درجہ ہے جو تمام بندگانِ خدا میں سے صرف ایک ہی بندۂ خدا کو ملے گا اور مجھے امید ہی کہ وہ (صاحبِ وسیلہ) میں ہی ہوں گا (سنو) جس نے میرے لیئے وسیلہ مانگا میری شفاعت اس پر واجب ہو گئی۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ بابِ فضل الاذن و اجابۃ المؤذن)

فائدہ:۔ بعض حضرات اذان کے بعد درود شریف پڑھنے سے سختی کیساتھ منع کرتے ہیں، شائد ان کی نظر سے یہ حدیثِ پاک نہیں گذری یا پھر اُن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضور علیہ السّلام کی شفاعت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ دعا ہے کہ رب کریم سب کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ آمین۔

حدیث ۶ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:۔ " رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: " جمعہ کے دن مجھ پر بہت زیادہ درود شریف بھیجا کرو اسلیئے کہ جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہے اور فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ میرا جو اُمتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے حضور پیش کر دیا جاتا ہے۔ (یہ سلسلۂ ترسیل جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے والا پڑھکر فارغ ہو جائے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) آپ کے وصالِ پاک ہو جانے کے بعد بھی پیش خدمت کیا جائے گا؟" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ " ہاں! بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السّلام کے جسموں کو کھائے بیشک اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے

(ابنِ ماجہ)

حدیث ۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جو کوئی جب بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلّ شانہ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے اور میں خود اُس کے سلام

Marfat.com

کا جواب دیتا ہوں۔"
(ابوداؤد شریف)

حدیث ۸ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر بکثرت درود شریف پڑھتا ہوں آپ فرمائیے کہ اپنی دعاؤں میں درود پاک کا کتنا حصہ مقرر کروں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔
"جتنا تیرا جی چاہے"۔ میں نے عرض کیا۔ "کل وقتِ دعاء کا چوتھائی (¼) حصہ مقرر کر لوں؟ فرمایا۔ "جتنا تو چاہے لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔" میں نے عرض کیا" آدھا (½) حصہ مقرر کر لوں"۔ فرمایا "جتنا تو چاہے لیکن اگر اس میں اضافہ کر لے تو تیرے لیئے بہتر ہے"۔ میں نے عرض کیا۔ "دو تہائی (⅔) حصہ مقرر کر لوں"۔ فرمایا۔" جتنا تو چاہے لیکن اگر درود پاک زیادہ پڑھے تو تیرے لئے افضل ہے"۔ تو میں نے عرض کیا۔ " یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں تمام وقت آپ پر درود شریف ہی پڑھتا رہوں گا۔" (یہ سنکر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے) فرمایا (بے پرواہ ہو جا اب بن مانگے تجھے ملے گا یعنی) "ربّ کریم تیرے تمام فکر و غم بھی دور فرما دے گا اور تیرے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔"
(ترمذی شریف)

فائدہ:۔ سبحان اللہ تعالیٰ پتہ چلا کہ درود شریف پڑھنے والوں کو بغیر مانگے ہی وہ سب کچھ مل جاتا ہے جو مانگنے والوں کو بھی نہیں ملتا ہے۔ (فللّٰہ الحمد)

حدیث ۹ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے اور ذرا برابر بھی دربارِ قبولیت میں نہیں پہنچتی کہ جب تک کہ تو اپنے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے۔
(سنن ترمذی۔ مشکوٰۃ)

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۰ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور یوں دعا مانگی۔ اللّٰھم اغفر لی وارحمنی یعنی " اے اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحمت فرما۔" یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا " اے نماز پڑھنے والے تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ (دعا مانگنے کا یہ طریقہ نہیں بلکہ) جب تو نماز پڑھ چکے تو بیٹھ اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کر جیسی تعریف کے وہ لائق ہے پھر مجھ پر درود شریف پڑھ اس کے بعد جو تیرا جی چاہے مانگ "۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک اور آدمی آگیا اس نے بھی نماز پڑھی اس کے بعد اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا، تو حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا " اے نماز پڑھنے والے دعا کر، اب جو تو دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۱۱ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز تھے خدمت فیض درجت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضر تھے جب میں نماز پڑھ چکا تو بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لیئے دعا مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا " مانگ جو تو مانگے گا دیا جائے گا۔ سوال کر تو جو سوال کرے گا عطا کیا جائے گا۔

(ترمذی شریف)

حدیث نمبر ۱۲ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ " جو کوئی میری قبر پر آکر درود پاک پڑھتا ہے اُسے

Marfat.com

میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے بھیجتا ہے اس کا درود میری خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ (رواہ بیہقی)

فائدہ :۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے دُور کی بات سننے کی آپ علیہ السلام کی قوت ہی نہیں دی، حالانکہ معمولی سی عقل وشعور رکھنے والا بھی اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ روضۂ اطہر پر بلند آواز سے درود وسلام نہیں پڑھا جاتا کیونکہ " لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ " کا حکم لاگو ہوتا ہے۔ وہاں آواز اتنی پست رکھی جاتی ہے کہ بعض اوقات قریب کھڑا آدمی بھی نہیں سن سکتا مگر سرکار فرماتے ہیں کہ (ان تمام درودیوار کے ظاہری پردوں اور رکاوٹوں کے باوجود) میں اپنے اُمتی کا درود وسلام خود سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں، علاوہ ازیں غور طلب بات یہ ہے کہ مزار پر انوار پر سلام عرض کرنے والے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں (جبکہ فرشتے ان کے علاوہ ہیں اور جنات بھی) اور ان کی بولیاں بھی جدا جدا ہوتی ہیں اور ان زائرین میں کوئی تو اتنی بلند آواز سے سلام عرض کر رہا ہوتا ہے کہ قریب کھڑے آدمی تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور کسی کی آواز میں اتنی پستی ہوتی ہے کہ بس آنکھوں سے آنسو بہتے ہی نظر آتے ہیں اور دل ہی دل نغمۂ درود وسلام الاپ رہا ہوتا ہے اور بکثرت احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ پوری دنیا میں جہاں کہیں جو بھی جس وقت بھی درود وسلام پڑھ رہا ہوتا ہے فرداً فرداً فرشتے ان کا درود وسلام بھی پیش کرتے ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ خواہ دن ہو رات، صبح ہو یا شام ہر ہر لمحہ لاکھوں یا کروڑوں نہیں بلکہ لاتعداد مخلوقات ارضی وسماوی کا مختلف زبانوں (بلند وپست) مختلف آوازوں میں ہدیۂ درود وسلام بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش ہوتا ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے مطابق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (بیک وقت) سب کی سنتے بھی ہیں اور ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق جواب

Marfat.com

بھی دیتے ہیں، حالانکہ اگر ظاہری طور پر دیکھا جائے تو یہ امر محال اور ناممکن ہے مثلاً ایک آدمی بیٹھا ہو اور اس کے گرد اگر دکئی آدمی کھڑے ہو کر اپنی اپنی بولی (اپنے اپنے انداز کوئی نظم میں کوئی نثر میں) بلند و پست مختلف آوازوں میں بیک وقت اپنی اپنی گفتگو شروع کر دیں تو بیٹھے آدمی کے پلے خاک بھی نہیں پڑتا، اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا کہ کون کیا کہے جا رہا ہے۔ مگر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان آپ قبل ازیں پڑھ چکے ہیں کہ سب کی سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

پتہ چلا کہ ربّ کریم وبے نیاز نے ہمارے آقا حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی قدرتِ کاملہ کے تحت ایسی انوکھی اور بے مثال شان عطا فرمائی ہے کہ جو ہماری قوتِ فہم وشعور سے ماورای ہے۔ باقی رہ گئی بات یہ قریب یا دُور رہنے کی تو اس قریب یا دور ہونے سے مراد کیا ہے؟ یا اس میں حکمت کیا ہے، یہ تو ربّ کریم ہی بہتر جانتا ہے۔ البتہ حدیث مبارکہ میں ایک اشارہ ضرور ملتا ہے۔ وہ حدیث مبارکہ نقل کرتا ہوں، جبکہ حقیقت سے وہی علاّم الغیوب واقف ہے ترجمہ حدیث پاک درج ذیل ہے۔

حدیث ۱۳ مروی ہے کہ ایک مرتبہ چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور نبیٔ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیے کہ جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے وصال شریفہ کے بعد درود شریف پیش کریں گے۔ ان کے متعلق کیا ارشاد گرامی ہے؟ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ " اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں، دوسرے لوگوں کا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے (دلائل الخیرات کانپوری)۔

(صلّی اللہ تعالےٰ علیٰ حبیبہٖ وسلّم)

Marfat.com

حدیث ۱۴ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ " جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ بارگاہِ رب العزت میں پیش ہو تو خدائے ذوالجلال اس پر راضی ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھے۔" (القول البدیع، سعادتِ دارین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

حدیث ۱۵ حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ [1]

تو اس پر میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (رواہ احمد، مشکوٰۃ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَارْزُقْنِیْ شَفَاعَتَہٗ۔

حدیث ۱۶ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ستر مرتبہ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے اس کے حق میں ستر مرتبہ دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (رواہ، احمد۔ مشکوٰۃ)

حدیث ۱۷ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ رسولِ محتشم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ " مجھ پر درود پاک پڑھتے رہا کرو۔ اسلیئے کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ بھی ہے اور تمہارے باطن کی طہارت بھی (یاد رکھو) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجے اللہ تعالیٰ

---

[1] ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے حضور قیامت کے دن قرب خاص عطا فرما۔ ۱۲

Marfat.com

جل شانہٗ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (القول البدیع)

(صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ و بارک وسلم کثیراً کثیرا)

حدیث ۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول خدا، حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر درود شریف پڑھنے والے کو (روز حشر) پل صراط پر نور ملے گا اور جسے پل صراط پر نور عطا ہو گیا، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

حدیث ۱۹: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

"جو مجھ پر روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنی آرامگاہ دیکھ لے گا۔" (القول البدیع)

حدیث ۲۰: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ خود میں نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ اطہر سے سنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ "من صل علیّ صلاۃ لم تزل الملائکۃ یصلی علیہ ما صلی علیّ فلیقل عبد منکم او لیکثر۔ ترجمہ:۔ جو بھی کوئی مجھ پر درود (پاک) پڑھتا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں، جب تک وہ درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ مجھ پر درود (پاک) کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع مسند امام اعظم): اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا محمد و آلہٖ کثیراً کثیراً دائماً ابداً۔

حدیث ۲۱: حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ (مدینہ طیبہ سے) باہر نکلے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک چوراہے

Marfat.com

پہ جا کر رک گئے اتنے میں ایک اعرابی (دیہاتی) حاضر خدمت ہُوا اور عرض گذار ہُوا
السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جواباً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔
وعلیک السلام پھر ارشاد فرمایا۔ "جب تو میرے پاس آیا تو کیا پڑھ رہا تھا؟ اس نے
عرض کیا میں (درود شریف پڑھ رہا تھا یعنی یوں) کہہ رہا تھا۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی
سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ [ا] یہ سُنکر
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ (اللہ
تعالیٰ کی رحمت کے) اتنے فرشتے نازل ہو رہے ہیں کہ افق (آسمان) کے کنارے بھرے
ہوئے ہیں ۔۔۔ (سعادۃ الدارین)

اللّٰھم صل علی محمد حتّٰی لا تبقی صلوٰۃ اللّٰھم بارک علی محمد حتّٰی لا تبقی برکتہ اللّٰھم سلم علی محمد
حتّٰی لا تبقی سلام اللّٰھم ارحم علی محمد حتّٰی لا تبقی رحمتہ ۔۔۔

حدیث ۲۲ حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اکرم شفیعِ معظم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے قرآن کریم
کی تلاوت کی اور ربِّ کریم کی حمد و ثناء کی اور (اپنے نبی یعنی) مجھ پر درود شریف پڑھا
تو اس نے بھلائی کو اس کے اصل مقامات سے تلاش کر لیا۔ (القول البدیع)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔

[ا]: "اے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اسقدر درود بھیج کہ کوئی درود باقی نہ چھوڑ
اے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اتنی برکتیں نازل فرما کہ کوئی برکت باقی نہ چھوڑ اے اللہ تعالیٰ تو
حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اتنا سلام بھیج کہ کوئی سلام باقی نہ چھوڑ۔ اے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم پر اتنی رحمت نازل فرما کہ کوئی رحمت باقی نہ چھوڑ۔" ۱۲- (سبحان اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

حدیث ۲۳ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "جس (غریب) مسلمان کے پاس کوئی ایسی شے نہ ہو کہ جسے وہ صدقہ کر سکے، اسے چاہیئے کہ وہ یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ - یہی اس کا صدقہ ہے، یہی زکوٰۃ ہے - پھر فرمایا مومن نیکی کرتے کرتے اکتا تا نہیں ہے، یہانتک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے -

(القول البدیع)

حدیث ۲۴ حضرت ابو القاسم اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ درود شریف گناہوں کو اسطرح مٹا ڈالتا ہے جس طرح جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈا پانی بجھا دیتا ہے - نیز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام بھیجنا غلام کو آزاد کرنے سے افضل ہے -

(جذب القلوب الی دیار المحبوب)

حدیث ۲۵ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی الکریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا - "جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر درود بھیجتے ہیں تو ربّ کریم اُن کے سب (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے -

(جذب القلوب)

حدیث ۲۶ حضرت سیدنا علی المرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور رحمتِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: -

"جو شخص فریضۂ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر ہے"

یہ فرمانِ ذیشان سنکر وہ لوگ جو نہ تو حج کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی جہاد کی قوت رکھتے وہ حد درجہ شکستہ دل ہوئے، خدائے بزرگ و برتر جل شانہٗ نے اپنے محبوب

Marfat.com

مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کثیراً کثیراً کی طرف وحی بھیجی کہ (اپنے غلاموں کو خوشخبری سنا دو) جو شخص آپ پر (محبت و احترام کے ساتھ) درود پاک پڑھے گا اسکا ثواب چار سو جہاد کے برابر ہوگا اور جہاد چار سو حج کے برابر ہے ۔

(جذب القلوب)

حدیث ۲۷ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کے لیئے حاضر ہو جاتے ہیں اور شام تک بارگاہِ اقدس میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو یہ گروہ ملائکہ چلا جاتا ہے اور اتنی ہی تعداد میں ملائکہ کا دوسرا گروہ آجاتا ہے جو صبح طلوع آفتاب تک درود پاک پڑھتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ۔

(جذب القلوب)

اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا محمد الامی و آلہ بعدد معلوما تک

حدیث ۲۸ حضرت سیدنا علی المرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور رحمت کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے ۔ (اللہ رب العزت کی طرف سے) اُس کیلئے ایک قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور (وہ مخصوص) قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے ۔

(رواہ عبد الرزاق فی الجامع، تفسیر مظہری)

حدیث ۲۹ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم شفیع معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص ہر صبح و شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے، وہ قیامت کے دن میری شفاعت پالے گا۔

(رواہ طبرانی، مظہری)

حدیث ۳۰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے رسول

Marfat.com

اکرم نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام عرض کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت خوشدلی سے اس کے سلام کا جواب دیا اور کمال شفقت فرماتے ہوئے اسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :- ابوبکر اس شخص کا عمل باشندگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے" میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے۔ (یعنی یہ کیا عمل کرتا ہے) تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔" جب صبح ہوتی ہے تو یہ آدمی مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اور اس کا یہ درود ایسا ہوتا ہے جیساکہ ساری مخلوق کا درود (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ کس طرح درود شریف پڑھتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ یہ پڑھا کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ۔ ؎١

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود پڑھنا گناہوں کو اسطرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو اور رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت

؎١: ترجمہ:- اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس قدر رحمتوں کا نزول فرما کہ جس قدر تیری جمیع مخلوقات نے درود شریف پڑھا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس طرح درود بھیج کہ جس طرح تو ہم سے درود پڑھنے کو پسند فرماتا ہے اور درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کہ جس طرح تو نے ہم کو درود شریف بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

(راہِ خدا میں) خون دل دینے سے بھی افضل ہے (یا فرمایا) جہاد سے بھی افضل ہے۔ (حاشیہ تفسیر مظہری جلد ۹)۔

حدیث نمبر ۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مجلس میں لوگ جمع ہوں اور وہ نہ تو مجھ پر درود شریف پڑھیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ، کا ذکر کریں۔ وہ مجلس ان پر وبال ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔

(جواہر البحار جلد رابع)

حدیث نمبر ۳۲ حضرت سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہو کر اپنی غربت اور تنگیٔ معاش کی شکایت کی، تو رسولِ مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو، السلام علیکم کہہ کر مجھ پر سلام پڑھ۔ اس کے بعد ایک مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ لے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اس درود کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس پر اس قدر رزق کی فراوانی فرمائی کہ اس سے اس کے رشتہ داروں اور اہل محلہ کو بھی کثیر فائدہ پہنچا۔

(جلاء الافہام از ابن قیمؒ)

حدیث نمبر ۳۳ حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سوتے وقت تبارک الذی بیدہ الملک (سورہ مبارکہ) پڑھ کر چار مرتبہ یہ درود و سلام پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ اٰیَۃٍ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا۔ تو اللہ رب العزت جل شانہ، دو فرشتوں کو متعین

Marfat.com

فرما دیتا ہے اور وہ فرشتے بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ "یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فلاں کا بیٹا فلاں آپ کا اُمتی آپ پر سلام و رحمت کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ میری طرف سے بھی اس پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت نازل ہو۔ (مفہوم عبارت جلاء الافہام ابن قیمؒ)

حدیث ۳۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ مجھ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلے تو پھر (مجھ) نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ (رواہ ابن حزیمہ فی صحیحہ)

حدیث ۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کوئی مسلمان خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں (جہاں کہیں سے بھی) مجھ پر سلام پیش کرے گا تو میں خود اور میرے خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیں گے۔" ایک شخص نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) (یہ تو ہوا دور والوں کے لئے مگر) اہل مدینہ کا اس بارہ میں کیا حال ہے۔ (یعنی اگر اہل مدینہ سلام پیش کریں تو پھر کیا حکم ہے) اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا "کسی سخی کریم سے اس کے محلے اور محلے والوں کے متعلق کیا امید ہو سکتی ہے۔" (مراد یہ ہے کہ سخی اپنے اہل محلہ کو اس قدر دیتا ہے کہ کمی ہی باقی نہیں رہتی) اور یہ ایسی بات ہے کہ جس کی حفاظت کا اور رعایت جانب کا حکم (خدا تعالیٰ کی طرف سے) دیا گیا ہے۔

(رواہ۔ ابو نعیم۔ طبرانی)

Marfat.com

حدیث ۳۶ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :-

"اے بریدہ جب تو نماز پڑھے تو تشہد اور درود کبھی ترک نہ کرنا۔ اس لیئے کہ مجھ پر درود پڑھنا نماز کی زکوٰۃ ہے اور تمام انبیاء (علیہم السّلام) اور رسولانِ عظام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں (عباد اللہ الصّالحین) پر سلام کہنا۔"

(رواہٗ دار قطنی)

حدیث ۳۷ حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو فرماتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے گھروں میں نماز (نافلہ) ادا کرو، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ[۱] اور میرے گھر (یعنی مزار پر انوار) کو میلے (یعنی ہنسی خوشی، شور و غُل) کی جگہ نہ بناؤ بلکہ مجھ پر درود و سلام پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود وسلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔ (مسند ابو یعلی)

حدیث ۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "تم لوگ انبیاء اللہ جل ثناءہٗ اور مرسلین پر درود پڑھا کرو، کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، ان سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و سلام ہو۔ (ابن ابی شیبہ فی مسند)

حدیث ۳۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :- مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھو کیونکہ تمہارا مجھ پر

---

[۱]:- اس جملہ کی توجیہہ دو طرح سے ہے یعنی جس طرح قبرستان میں قبروں کے سامنے نماز ادا نہیں کی جاتی ایسے اپنے گھروں کو نہ سمجھو بلکہ ان میں نمازِ نافلہ کی برکت داخل کیا کرو۔ دوسرے یہ کہ اپنے مُردوں کو قبرستان میں دفن کرو، گھر میں ہی دفن نہ کر لیا کرو۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) ۱۲۔

Marfat.com

درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کی طہارت (یعنی معافی کا ذریعہ ہے) ہے۔

(الترغیب جواہر البحار جزء اوّل)

حدیث نمبر ۴۰ امام اصبہانی قدس سرہٗ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے کوئی کتاب لکھتے ہوئے میرا اسم آنے پر مجھ پر درود شریف پڑھا یعنی لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا اسمِ گرامی باقی رہے گا، ربِّ کریم کے فرشتے مؤلف کے حق میں دعاءِ مغفرت کرتے رہیں گے۔" (ترغیب، جواہر البحار۔ جزء اوّل)

یا صاحبَ الجمالِ و یا سیّدَ البشر
من وجہکَ المنیرِ لقد نوّرَ القمر
لا یُمکِنُ الثّناءُ کما کانَ حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

باب چہارم

واقعات و حکایات

درود و سلام پڑھنے والوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کس قدر خوش ہوتا ہے اور اُن پر اپنی کتنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرماتا ہے، اس کا اندازہ آپ کو گزشتہ اوراق میں بھی یقیناً ہو گیا ہو گا۔ اب یہاں اس عالمِ رنگ و بُو میں وقوع پذیر ہونے والے بہت سے واقعات میں سے چند ایک واقعات نقل کرنے کی سعیٔ کرتا ہوں[1]؛ ان کو پوری دلجمعی سے پڑھیئے اور اپنے مرکبِ شوق کو تازیانہ لگائیے!

حکایت ۱ حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نہائیت برگزیدہ شخصیت گزرے ہیں۔ آپ بکثرت درودِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ درودِ پاک کے فضائل و شرف اور صیغوں پر مشتمل بے مثال کتاب "دلائل الخیرات"[2] آپ کی ہی تصنیفِ لطیف ہے۔ آپ کا انتقال شریفہ یکم ربیع الاوّل ۸۷۰ھ میں بمقام "سوس" نمازِ فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ میں ہوا۔

صاحب مطالع المسرات نقل فرماتے ہیں کہ آپ کے وصال شریفہ کے ستتّر برس بعد قبر شریف سے آپ کے جسدِ اطہر کو نکالا گیا تاکہ مقام "سوس" سے آپ کو "مراکش" منتقل کیا جا سکے تو دیکھنے والے حیران رہ گئے کہ آپ کا جسمِ اقدس بالکل صحیح و سالم حالت میں تھا اور آپ کے رخِ زیبا پر وہی سُرخی اور رعنائی تھی جو زندہ لوگوں کا

---

[1]: واضح رہے کہ حکایت کا ترجمہ کرتے وقت لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے اسکا مفہوم پیش کرونگا۔ اللہ قبول فرمائے۔ ۱۲

[2]: "دلائل الخیرات" کتاب کیا ہے؟ بس یوں سمجھئے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربارِ اطہر میں پیش کیئے گئے درود و سلام کے حسین اور مہکتے ہوئے رنگا رنگ پھولوں کا ایک گلدستہ ہے۔ ۱۲

Marfat.com

خاصہ ہے۔ ایک شخص نے آپ کے رخسار پر انگلی سے ذرا دبا کر دیکھا تو وہ جگہ پہلے سفید ہوئی پھر سرخ ہوگئی، وصالِ شریفہ سے قبل آپ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ بھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ابھی ابھی خط بنوایا ہو۔ آپ کا جسم تو جسم رہا ستّر سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود آپ کا کفن شریف بھی بوسیدہ نہ ہوا اور نہ ہی مٹی اس کا کچھ بگاڑ سکی۔ اللہ اکبر، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے دیکھئے درود وسلام کو وظیفہ روز و شب بنانے والے کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے کتنا بڑا انعام دیا ہے۔ مطالع المسرات میں یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک سے کستوری جیسی بھینی بھینی خوشبو آتی رہتی تھی اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے۔

(مطالع المسرات مع تصرف)

حکایت ۲ حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی علیہ الرحمۃ بڑے ہی پابند شریعت، متبع سنت اور بڑی کثرت سے درود شریف پڑھنے والے تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ "مجھ پر کچھ تنگدستی آگئی، بات یہاں تک پہنچی کہ نہ تو گھر میں کچھ کھانے کے لئے تھا اور نہ ہی بچوں کے لئے کوئی اچھے کپڑے، اسی اثناء میں عید آگئی۔ میں بے حد پریشان تھا کہ صبح عید بھی ہے، میں تو گذارا کرلوں گا لیکن بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا کہ نہ تو ان کے لئے نئے کپڑے ہیں اور نہ ہی کھانا۔ میں یہ سوچ رہا تھا اور درود شریف پڑھ رہا تھا کہ کسی نے میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور یہ دیکھ کر ڈر گیا کہ یہاں تو ہاتھوں میں مشعلیں اٹھائے کئی آدمی کھڑے تھے، ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہ میرے دروازے پر کیوں آئے ہیں، ان کو مجھ سے کیا کام ہے کہ ان میں سے ایک نہایت ہی خوش پوش آدمی جو کہ علاقے کا رئیس تھا آگے بڑھا اور بڑے ادب سے بولا "جناب میں ابھی ابھی سو رہا تھا کہ میری قسمت جاگ اٹھی خواب میں حضور شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جلوہ گری ہوگئی۔ آپ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خواب مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ" ابوالحسن اور اس کے بچے تنگدستی اور فکر وفاقہ کے دن گزار رہے ہیں، اللہ تبارک تعالیٰ نے تجھے بہت مال دیا ہے، جا ابوالحسن کے بچوں کو کپڑے بھی دے کر آ اور دوسرے اخراجات ولوازمات بھی پیش کرتا کہ اس کے بچے خوشی خوشی عید مناسکیں"۔

یہ کہہ کر اس رئیس نے کھانے پینے کا ڈھیر سارا سامان اور درہم و دینار پیش کر دیئے اور کہا۔" میں یہ درزی بھی اور کپڑا بھی ساتھ لایا ہوں بچوں کو بلائیں تاکہ ان کا ناپ لیکر کپڑے تیار ہو سکیں۔ میں اپنے آقا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس کرم نوازی پر بڑا خوش تھا۔

رئیس نے درزیوں کو حکم دیا۔" پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو، پھر بڑوں کے" چنانچہ صبح ہونے سے پہلے پہلے سب اہل خانہ کے بہترین نفیس نئے کپڑے بھی تیار ہو چکے تھے اور کھانا بھی موجود تھا۔ (سعادۃ الدارین)

سبحان اللہ تعالیٰ! چند صفحات پیچھے اسی کتاب کے باب ۲ کی حدیث ۸ ملاحظہ فرمائیں، یہاں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کا عملی مظاہرہ ہو رہا ہے کہ" تو درود شریف پڑھ بن مانگے ہی سب کچھ مل جائے گا۔"

حکایت ۳ حضرت سیّدنا شیخ ابوبکر شبلی البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا۔" بھائی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواباً کہا "کچھ نہ پوچھیں نہایت ہی خوفناک، لرزا دینے والے مناظر میرے سامنے آئے منکر ونکیر کے سوالات کے جواب دینے کا وقت تو خدا کی پناہ وہ نہایت ہی خطرناک اور مشکل تھا مجھے تو یہاں تک خدشہ پیدا ہو گیا کہ شاید میرا خاتمہ ہی ایمان پر نہیں ہوا مجھے سوالات کا جواب ہی نہ آتا تھا۔ (ہیبت کی وجہ سے سب کچھ بھول گیا)

Marfat.com

پھر میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔" دنیا میں تیری زبان بے کار رہی اسی
جہ سے یہ روزِ بد دیکھنا نصیب ہوا۔" اس کے بعد نہایت ہی خوفناک ڈراؤنی
صورتوں والے عذاب کے فرشتے مجھے سزا دینے کے لیئے آگے بڑھے، (مجھے اپنی
بادی کا یقین ہوگیا) یکایک ایک نہایت ہی حسین وجمیل اور نورانی شکل وصورت
لا ایک نوجوان جس کے جسم سے بڑی پیاری خوشبو آرہی تھی ظاہر ہوا وہ میرے
ور اُن عذاب کے فرشتوں کے درمیان حائل ہوگیا، اس نے آتے ہی مجھے منکر ونکیر
کے سوالات کے جوابات سکھانے شروع کردیئے وہ جوابات سکھاتا گیا اور میں فرشتوں
کے سوالات کے جوابات دیتا گیا (پھر منادی نے نداء کی کہ یہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت
سے کامیاب ہوگیا۔ میں نے اس معزز ہستی سے پوچھا" آپ کون ہیں آپ تو بہت
چھے ہیں" اس نے جواب دیا۔" میں تیرا وہ درود پاک ہوں جو تو محبت کے ساتھ
ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ (اب تو فکر نہ کر) قبر وحشر اور میزان و
صراط پر میں تیرے ساتھ رہوں گا۔" (جذب القلوب الی دیار المحبوب، القول البدیع)

حکایت ۴۲ صاحب" سعادۃ دارین" حضرت ابو عبد اللہ علیہ الرحمۃ کی کتاب
تحفہ" کے حوالہ سے ایک طویل حکایت نقل فرماتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک نیک
شخص نہایت ہی غریب اور عیال دار رہتا تھا، ایک رات جب وہ تنہائی میں ربِ کریم
جل شانہٗ کی عبادت کر رہا تھا تو اُسے اپنے بچوں کے رونے کی آواز سنائی دی۔ اس عابد
نے بچوں کے رونے کا سبب پوچھا تو اسکی بیوی نے بتایا کہ گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہیں
ہے، بھوک سے بے تاب بچوں کو نیند نہیں آرہی اور وہ رو رہے ہیں۔ یہ سن کر اس نے
اپنی بیوی کو کہا کہ بچوں کو بھی یہیں لے آ۔ جب سب کے سب آگئے تو اُس عابد نے
اپنی بیوی سے کہا کہ بیٹھ جاؤ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک
پڑھو، ہو سکتا ہے درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ، ہم پہ نظرِ کرم فرما دے

Marfat.com

چنانچہ سب کے سب آنکھیں بند کر کے درودِ پاک پڑھنے لگے۔ درود شریف
پڑھتے پڑھتے بچے سو گئے اور خود اس عابد و زاھد کی آنکھ بھی لگ گئی۔ خواب
کیا دیکھتا ہے کہ شہنشاہِ دو جہاں سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود بنفس
نفیس اس کے غریب خانے پر تشریف لائے ہیں اور اُسے تسلی دی اور ارشاد فرما
"غم نہ کر جب بحکم خدا صبح ہو گی تو، تو فلاں مجوسی (آگ کی پوجا کرنے والا) کے
جانا اور اسے میرا پیغامِ رحمت دینا، اسے بتانا کہ تیرے حق میں جو دعا کی گئی تھی وہ قب
ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ تجھے یہ بھی حکم ہے کہ مجھ پیغام لانے والے کو بھی خد
تعالیٰ کے عطا فرمودہ مال و دولت سے کچھ حصّہ دے۔"

اس کے بعد اس عابد کی آنکھ کھُل گئی، دل خوشی سے جھوم رہا تھا کہ معاً خیال
"آخر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام مجھے ایک مجوسی کے پاس کیوں بھیج رہے ہیں؟ ک
پورے بغداد میں کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ جس کی طرف مجھے بھیجا جائے؟ کہیں
خواب بے حقیقت تو نہیں؟ پھر سوچا نہیں خواب غلط نہیں ہو سکتا کیونکہ جس نے
میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا، اس نے حق دیکھا اسلئے کہ شیطا
حضور علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

وہ عابد فرماتے ہیں کہ میں اسی کشمکش و پیچ میں تھا کہ نیند آگئی، میری قسمت
کا ستارہ ایک مرتبہ پھر چمک اُٹھا، دیکھا کہ والیٔ اُمت نبیٔ رحمت صلّی اللہ تعالیٰ
وآلہٖ وسلّم تشریف لائے ہیں اور وہی پہلے والا حکم دے رہے ہیں۔

اب آنکھ کھُلی تو مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ جو ہونا ہے سو ہو اب تو مَیں ضرور مجوسی
پاس جاؤں گا۔ صبح ہوئی تو مَیں اس کے پاس پہنچا۔ یہ بہت مالدار تاجر تھا۔ بڑا
وسیع کاروبار تھا اور بہت سے لوگ اس کے ملازم تھے۔ جب میری اس مجوسی
ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کس لیے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا تنہائی میں با

Marfat.com

...ا۔ مجوسی نے اپنے غلاموں کو کمرے سے باہر جانے کا حکم دیا۔ جب تنہائی ہوئی
...نے کہا "آپ کو میرے نبیؐ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے رحمت کا پیغام بھیجا
... اس مجوسی نے پوچھا "کون ہے تمہارا نبی؟" میں نے بتایا "حضرت محمد صلی
...لیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"، اس نے کہا "کیا تم نہیں جانتے کہ میں مجوسی ہوں"، میں
...رے نبی کو مانتا ہوں اور نہ تمہارے خُدا کو، پھر مجھے پیغام کیسا؟" میں نے کہا
...جھے بھی معلوم ہے کہ تو مجوسی ہے مگر کیا کروں کہ مجھے دو مرتبہ یہی حکم ملا ہے"
...بولا۔ "اچھا تو پھر تو اپنے خدا کی قسم اٹھا کر تجھے تیرے نبی نے میرے پاس بھیجا
... میں نے کہا "اللہ تعالیٰ کی قسم میرے نبی علیہ السّلام نے مجھے تیرے پاس ہی
...ے۔"

...سن کر اس کی گفتگو میں نرمی آگئی۔ وہ بولا۔" تمہارے نبی نے کچھ اور بھی فرمایا ہے"؟
...ہا "ہاں انہوں فرمایا ہے کہ یہ تیرے حق میں کی گئی دعا قبول ہوگئی ہے اور یہ بھی
...س مال میں سے تو مجھ پیغام لانے والے کو بھی کچھ حصّہ دے۔"، مجوسی نے
...سی دعاء؟ تجھے کسی دعاء کا علم ہے؟" میں نے کہا۔" میں نہیں جانتا کہ وہ دعا
...ور کیا نہیں، بس مجھے جو پیغام ملا تھا، میں نے پہنچا دیا ہے۔

...یہ بات سنکر مجوسی کھڑا ہوگیا اور بولا" میرے ساتھ اندر آؤ۔" میں اس کے
...ر گیا تو اس نے مجھے کہا کہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاؤ۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے
...نے میرا ہاتھ پکڑا اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
...للّٰهِ پڑھتے ہوئے مسلمان ہوگیا۔

...ول اسلام کے فوراً بعد اس نے اپنے سب ماتحتوں کو بلایا اور کہا۔" سن لو!
...ب گمراہی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور میں مسلمان ہوگیا
...ب جو کوئی میرے ساتھ مسلمان ہوجائے وہ میری ملازمت میں رہے لیکن جو انکار

Marfat.com

کرتا ہے وہ میرا مال مجھے واپس کردے، آئندہ نہ تو وہ مجھے دیکھے اور نہ ہی میں اُسے
دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ اعلان سن کر کئی خوش نصیب تو مسلمان ہوگئے بعض ایسے
بھی تھے کہ انہوں نے اس کا مال واپس کیا اور چلتے بنے۔ پھر اس نومسلم نے اپنے بیٹے
کو بلایا اور کہا "بیٹا میں اسلام قبول کر چکا ہوں، اب اگر تو بھی اسلام قبول کرلے تو
مَیں تیرا باپ اور تو میرا بیٹا اور اگر انکار کردے تو آج کے بعد میرا تیرے ساتھ کوئی
رشتہ نہیں۔" یہ سن کر اس نوجوان نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کلمہ شہادت پڑھا
اور مسلمان ہوگیا۔

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو اپنے اسی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ
مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا، اس نومسلم نے اپنی بیٹی کو بھی وہی کچھ کہا جو بیٹے
کو کہا تھا۔ یہ خوش نصیب بھی فوراً "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتی ہوئی مشرف بہ اسلام ہوگئی اور بولی" ابا جان خدا کی
قسم شادی کے دن سے لیکر آج تک میرے اور بھائی جان کے درمیان قربت نہیں ہوئی
ہے ہمیں (اس معاملہ میں) ایک دوسرے سے سخت نفرت تھی۔" یہ سنکر باپ بہت
خوش ہُوا اور سجدۂ شکر بجا لایا۔

عابد و زاھد فرماتے ہیں " میں حیران تھا یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو
رہا ہے؟ پھر وہ نومسلم میری طرف متوجہ ہُوا اور فرمایا۔" اے مردِ صالح کیا میں بتاؤں
کہ تم کس دعا کی قبولیّت کی خوشخبری لائے ہو اور میرا وہ کون سا عمل ہے جس نے خدا تعالیٰ
کو بھی راضی کر دیا اور اس کے رسُول صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی، مَیں نے کہا" ضرور
بتایئے! مَیں تو خود جاننا چاہتا ہوں۔"

اُس نے کہا" جس دن مَیں نے اپنے بیٹے کی اسی بیٹی سے شادی کی تو اس خوشی
میں ایک بڑی دعوت کا اہتمام کیا تھا اور اپنے بیگانے کی تمیز کئے بغیر ہر کسی کو کھانا کھلایا

Marfat.com

رات کو تھکا ماندہ اپنے بالا خانے میں جا کر لیٹ گیا تا کہ آرام کروں ۔ میرے پڑوس میں ایک سیدزادی رہتی تھی جو سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھی ۔ اس کے ساتھ اس کی چھوٹی بچیاں بھی رہتی تھیں ۔ میں بالا خانے (چوبارے) میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک صاحبزادی کی آواز سنائی دی ، وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھی ۔" امی جان دیکھیئے نا! ہمارے ہمسائے نے سب لوگوں کو کھانا کھلایا ہے لیکن ہمیں پوچھا تک نہیں ۔ اس نے ہمارا دل دکھایا ہے ۔ اللہ اسے اچھی جزاء نہ دے ۔"

اس سیدزادی کی یہ بات سنکر میرا کلیجہ پھٹ گیا ، آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔ میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا کہ افسوس یہ غریب و یتیم بچے میرے پڑوس میں ابھی تک بھوکے ہی بیٹھے ہیں ۔ یہ غیرت مند بچے اگر خود کھانے کیلئے نہیں آئے تو میں نے ان کی خدمت میں کھانا کیوں نہ بھیجا ؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ ہمارے پڑوس میں جو مسلمانوں کا گھر ہے ان کے افراد خانہ کتنے ہیں ۔" مجھے بتایا گیا کہ تین بچیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے ۔" میں نے اعلیٰ قسم کے کپڑے کے چار جوڑے منگوائے ، ایک طباق میں کھانا چنوایا اور کچھ نقدی بھی رکھدی اور اپنی نوکرانی کے ہاتھ اس سیدزادی کے ہاں بھیج دیا اور خود دوبارہ اسی بالا خانے (چوبارے) میں جا کر بیٹھ گیا تا کہ اب ان صاحبزادیوں کی باتیں سنوں ۔ جب میری نوکرانی اس سیدزادی کے ہاں پہنچی تو وہ سب اہل خانہ بہت خوش ہوئے اور میرے ہدیہ کو قبول فرمالیا ۔ پھر اس سیدزادی نے اپنی صاحبزادیوں سے فرمایا دیکھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہمسائے کے دل میں خیال پیدا فرمادیا اور تمہیں یہ رزق عطا فرمادیا ۔ اب کھانا کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ ۔ صاحبزادیوں نے عرض کیا " امی جان ہم یہ کھانا کیسے کھالیں جبکہ یہ کھانا بھیجنے والا آتش پرست مجوسی ہے ۔" ان کی والدہ نے فرمایا ۔ بیٹا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق بھیجا ہے اور حلال ہے اس کو کھالو ! " ان بچیوں نے عرض کی ۔" امی جان ہم دراصل یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم پر احسان کرنے والا

Marfat.com

کافر ہی رہے گا اور جہنم میں ہی جائے گا؟ ہم پہلے اس کے حق میں ہدایت کی دعاء کرتی ہیں اور پھر کھانا کھائیں گی۔ چنانچہ ان صاحبزادیوں نے اس مفہوم کی دعاء کی، کہ "اے اللہ تعالیٰ اس نے ہم پر رحم کیا ہے تو اس پر رحم فرما۔ اسے اسلام کی دولت عطا فرما اور اسے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت نصیب فرما۔" دعاء کے بعد انہوں نے کھانا کھا لیا۔

اُسی روز سے میرے ذہن میں ایک بے چینی سی تھی۔ آج بحمد اللہ سکون مل گیا ہے۔ یہ تھی وہ دعا کہ جس کی قبولیت کی خوشخبری سنانے آپ کو بھیجا گیا ہے۔ پھر اس نے کہا" مَیں نے بوقت نکاح اپنے بیٹے بیٹی کو اپنی نصف جائیداد دی تھی اب اسلام لانے کے بعد وہ نکاح ختم ہو گیا ہے اور مَیں وہ سب مال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں یہ سب آپ کا ہے، آپ لے جائیں۔ (سعادت دارین، مع تصرّف)

سبق اللہ اکبر! اس حکایت میں ایک طرف تو اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ درود شریف پڑھنے سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور دوسری طرف یہ کہ اگر کوئی دنیا میں صحیح النسب ساداتِ اکرام سے بھلائی کا سلوک کرتا ہے تو حضور اکرم رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر خصوصی نظرِ کرم فرماتے ہیں اور اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہم سب کو نصیب فرمائے آمین۔

حکایت ۵ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور میری ایک بیٹی تھی جو مجھے بہت عزیز تھی، موت نے اسے مجھ سے جدا کر دیا ہے۔ اب اس کی جدائی میں دن رات تڑپتی ہوں، خدارا کوئی وظیفہ بتا دیں کہ خواب میں میری بیٹی مجھے مل جائے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ "الہاکم التکاثر" پڑھ پھر لیٹ جا

Marfat.com

اور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جا۔ ربّ کریم تیری مراد پوری فرما دے گا۔ اس عورت نے یہ وظیفہ کیا تو خواب میں اس کی لڑکی اسے نظر آئی۔ مگر اُف خدایا! وہ لڑکی تو عذاب میں مبتلاء تھی، گندھک کا بدبودار لباس پہنے آگ میں جل رہی تھی، اس کے ہاتھ پاؤں کو آگ کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا وہ چیخ و پکار کر رہی تھی مگر کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔

یہ خواب دیکھ کر وہ عورت چونک کر بیدار ہو گئی اور زار و قطار روتی ہوئی حضرت حسن بصری کی خدمت میں پہنچی، اور عرض کی حضور! بہت بہتر تھا کہ میری لڑکی مجھے نہ ملتی، پہلے تو صرف اس کی جدائی کا غم تھا۔ مگر اب اس کی حالت مجھے بے چین کر رہی ہے۔ پھر خواب سنا کر وہ خاتون بے تحاشہ رونے لگی۔ اس عورت کی قابلِ رحم حالت دیکھ کر حضرت حسن بصری بھی آبدیدہ ہو گئے پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا کوئی صدقہ خیرات کر شاید اللہ تعالیٰ تیری لڑکی کے لئے آسانی پیدا فرما دے۔ چند روز بعد حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے خواب دیکھا کہ آپ ایک بہت ہی نفیس اور خوبصورت باغ کی سیر فرما رہے ہیں۔ سیر کرتے کرتے ایک جگہ دیکھا کہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کا تخت بچھا ہُوا ہے اس پر ایک لڑکی اپنے سر پر نورانی تاج سجائے بیٹھی ہے اور کچھ لڑکیاں اس کے قریب کھڑی باتیں کر رہی ہیں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس لڑکی نے مجھے دیکھا تو بولی۔ "حسن آپ نے مجھے پہچانا؟" میں نے انکار کیا تو اس نے بتایا کہ میں فلاں کی بیٹی، فلاں ہوں۔"

حسن بصری علیہ رحمۃ فرماتے ہیں، میں نے کہا کہ تیری ماں نے تو مجھے کچھ اور بتایا تھا۔ اس نے تو تجھے جہنم میں مبتلائے عذاب دیکھا تھا جبکہ میں اس کے برعکس دیکھتا ہوں۔ اب میں نہیں جانتا کہ تیری ماں نے جھوٹا خواب دیکھا یا میں غلطی پر ہوں، یہ سُن کر وہ لڑکی بولی، حضور جو کچھ میری والدہ نے آپ کو بتایا، سچ وہ بھی ہے اور جو آپ

Marfat.com

دیکھ رہے ہیں یہ بھی حقیقت ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ میرے جرم و عصیاں کے سبب میرا ٹھکانہ وہی تھا کہ جہاں میری ماں نے مجھے دیکھا۔ مگر خوش قسمتی سے ایک دن کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی قبرستان کے قریب سے گزرا اور اُس نے درود شریف پڑھ کر اہلِ قبرستان کو ایصالِ ثواب کر دیا۔ جس کے صدقہ سے میری اور میرے جیسے ہزاروں دوسرے گنہ گاروں کی بخشش فرما دی گئی۔

(مکاشفۃ القلوب امام غزالی، القول البدیع، سعادت دارین)

حکایت ۶ حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اپنے احباب و متوسلین میں بیٹھے سرد آہ بھر کر فرمایا "افسوس کہ وہ شاہی باز ہاتھ سے نکل گیا آج ۴۰ سال ہونے کو ہیں مگر پھر وہ کبھی نہ ملا،، حاضرین نے حیرانی سے پوچھا۔ "حضور کون سا باز؟" تو فرمایا تقریباً چالیس ۴۰ سال پہلے کی بات ہے کہ میں مسجد کے ساتھ والے کمرے میں بیٹھا تھا کہ نمازِ عصر کے بعد وہاں ایک درویش آیا۔ عجب حالت تھی اس کی بھی، چڑھتی ہوئی جوانی مگر رنگ زرد، پریشان بال، آنکھوں میں خمار، ننگا سر، برہنہ پا۔ وہ آیا، وضو کر کے نماز پڑھی اور سر جھکا کر بیٹھ گیا اور درود شریف پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ نماز مغرب ادا کی اور گرد و پیش سے بیگانہ اپنی ہی دھن میں مست اس نوجوان نے پھر درود شریف کا وظیفہ شروع کر دیا۔ اس دن مدرسہ کے سب طالب العلم اور درویش بادشاہ کے ہاں دعوت پر مدعو تھے۔ ہم سب جب بادشاہ کے ہاں جانے لگے تو میں نے اس سے بھی ساتھ چلنے کو کہا۔ اس نے جواب دیا مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں اگر ہو سکے تو ایک روٹی اور تھوڑا سا حلوہ میرے لیئے یہیں لیتے آنا۔ یہ کہا اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ میں نے اس کی بات کوئی اہمیت نہ دی کہ میں کہاں اس کے لیئے روٹی لاتا رہوں گا۔

الغرض ہم سب درویش بادشاہ کے ہاں پہنچے کھانا کھایا نماز عشاء ادا کی پھر نعت

Marfat.com

(قر)انی شروع ہوگئی کافی رات گئے فارغ ہو کر جب ہم لوٹے تو میں نے دیکھا کہ وہ درویش (اب)ھی تک وہیں بیٹھا درود شریف پڑھ رہا ہے۔

مَیں نے بھی مصلّٰے بچھایا اور پڑھنے لگا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجھے نیند آگئی اور (میں) سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ نورانی چہرے والوں، نہایت ہی حسین وجمیل لوگوں کا (ای)ک عظیم الشان اجتماع ہے۔ میں نے وہاں کسی سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور (یہ) اجتماع کیسا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہاں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ (تع)الٰی علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور یہ سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

مَیں آگے بڑھا اور بارگاہِ رسالت مآب میں سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالےٰ (عل)یہ وآلہٖ وسلم نے اپنا رُخ انور دوسری طرف فرما لیا اور میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ (میں) نے دوسری طرف حاضر ہو کر سلام عرض کی تو حضور علیہ السلام نے پھر چہرۂ اقدس (پ)ھیر لیا اور میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں ڈر گیا اور عرض کی یا رسول اللہ علیک (ال)سلام مجھ سے کیا کوتاہی ہوگئی کہ آپ ناراض ہو گئے، خدارا مجھے معاف فرما دیں (ت)و حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "میرا ایک غلام تجھ کو کوئی کام کہے (ت)و تُو نخرے کرتا ہے اور اس کی پرواہ ہی نہیں کرتا"، اس کے بعد میں گھبرا کر بیدار ہو (گ)یا۔ اب مجھے احساس ہوا کہ درود شریف پڑھنے والا وہ درویش جسے میں نے معمولی (ان)سان سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا تھا، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دربار میں (ت)و اس کا بڑا مقام ہے۔ اب تو مَیں اس کی جی بھر کے خدمت کروں گا اور کھانا کھلاؤں گا (ل)یکن جب مَیں اس جگہ پر پہنچا کہ جہاں پر وہ بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا تو وہ جگہ (خ)الی تھی اور وہ جا چکا تھا۔ مجھے بڑا افسوس ہوا۔ اچانک باہر کے دروازے کے (ب)ند ہونے کی آواز آئی، میں نے خیال کیا کہ کہیں وہی درویش نہ ہو۔ میں بھاگ کر گیا دیکھا (ت)و وہی مردِ خدا تھا اور وہ جا رہا تھا۔ مَیں نے اسے کئی آوازیں دیں مگر اس نے میری کوئی

Marfat.com

آواز نہ سُنی، پھر میں اس کے اور قریب گیا اور خوشامد کرتے ہوئے کہا کہ واپس آ
میں ابھی آپ کو کھانا کھلاتا ہوں - تو اس ولی اللہ نے بڑے معنی خیز انداز میں
طرف دیکھا اور فرمایا ہاں ٹھیک ہے، جب تک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے ساتھ میری سفارش نہ فرمائیں تو
روٹی نہیں دے سکتا - تیری روٹی کی مجھے ضرورت نہیں، اسے اپنے پاس ہی رکھ
یہ فرمایا اور بڑی شانِ بے نیازی سے ایک طرف کو چل دیئے - اس دن سے لیکر آج
تک وہ دوبارہ مجھے نظر نہ آئے - (سعادۃ الدارین)

سبق اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ
اور اس کے محبوب علیہ السلام کی خصوصی نظر کرم ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ
کے برگزیدہ بندوں کو نظرِ حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے -

حکایت ۷ درود شریف کے فضائل و شرف پر مشتمل کتاب سعادۃ الدار
میں ہے کہ بغداد میں ایک بہت مالدار، صاحبِ دولت تاجر رہائش پذیر تھا،
باوجود کثرتِ مال کے وہ عبادت گذار اور بکثرت درود شریف پڑھتا تھا - اللہ تعالیٰ
کی اس پر بڑی رحمت تھی، بحری اور برّی راستوں پر اس کے تجارتی قافلے رواں دو
رہتے کہ یکایک حالات نے پلٹا کھایا اور کاروبار تباہ ہو گیا اور قرضے سر چڑھ گئے
اب تو دوست احباب نے بھی آنکھیں پھیر لیں کسی نے کیا خوب کہا - ع

بوقت تنگ دستی آشنا بیگانہ مے گردد
صراحی چوں شود خالی جدا پیمانہ مے گردد

یعنی غریبی کے وقت اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں - دیکھیں گلاس بھی صراحی
کے پاس صرف اس وقت تک جاتا ہے جبتک کہ اس میں پانی ہوتا ہے، جونہی صراحی
خالی ہو جاتی تو گلاس بھی جدائی اختیار کر لیتا ہے - قرض خواہوں نے اس

Marfat.com

کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ ایک دن اسکا ایک پرانا شناسا آیا اور اپنا قرض واپس
ب کیا تو تاجر نے معذرت کرتے ہوئے کہا مجھے مہلت دو میں قرض ادا کر دونگا
خواہ نے سختی کی اور دھمکی دی کہ ابھی عدالت میں تیرے خلاف دعویٰ کروں گا ورنہ
ادا کر۔ تاجر نے کہا خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر تو میرا دوست ہے۔ جب تو ہی
کرے گا تو دوسرے لوگ جو قرض خواہ ہیں وہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ میری قابل
حالت پر ترس کھا، مجھے یوں ذلیل نہ کر، مگر قرض خواہ نے اس بچارے تاجر کی
نہ سُنی اور عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ عدالت کے قاضی (جج) نے تاجر سے
چھا " تم نے اس صاحب سے قرض لیا ہے؟" تاجر نے کہا "جی ہاں" قاضی نے
کتنا؟ تاجر نے کہا پانچ سو دینار" قاضی نے پوچھا۔ اب واپس کیوں نہیں
؟ تاجر نے کہا حضور ابھی میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ
کی ایک ایک پائی ادا کر دوں گا " قاضی نے کہا کوئی ضامن لاؤ جو تمہاری ضمانت دے
ورت دیگر میں تمہیں قید کا حکم دیتا ہوں " وہ تاجر اپنے کئی پرانے دوستوں کے
گیا، منتیں کیں، خدا کا واسطہ دیا مگر کوئی بھی ضمانت دینے کے لیئے تیار نہ ہُوا
یشان حال تاجر دوبارہ عدالت میں آیا اور قرض خواہ کی منت سماجت کرتے ہوئے
بھائی تو مجھ پر اتنی سختی نہ کر، خدا کے لیئے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان پر رحم کر۔
میں جیل میں چلا گیا تو میرے بچے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے مر جائیں گے، ان کا
ئی پرسان حال نہ ہوگا، پھر یہ بھی سوچ کہ اگر میں جیل چلا گیا تو تیرا قرض کیسے ادا کر دونگا
س اس تاجر کی حالت پر کسی کو رحم نہ آیا اور قرض خواہ نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ
ردیا، آخری امید کے طور پر تاجر نے ایک مرتبہ پھر قرض خواہ کے پاؤں پکڑے اور
ہا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے آج کی رات ہی بچوں کے ساتھ گزار لینے دے۔
شاید بے چارہ سوچتا ہوگا کہ جیل میں چلا گیا تو دوسرے قرض خواہ آئیں گے اور میرے گھر کا

Marfat.com

سامان اٹھا کر چلتے بنیں گے ۔ کوئی آئے گا اور میرے مکان پر قبضہ کرلے گا ۔ پتہ نہیں کتنا عرصہ جیل میں رہوں اور جب کبھی رہائی نصیب ہوگی نہ جانے بیوی بچے بھی موجود ہوں گے یا کوئی ان کو اغوا کر کے لیجا چکا ہوگا) تاجر کہہ رہا تھا " کل میں خود عدالت میں حاضر ہو جاؤں گا اور پھر یا تو جیل میں میری قبر ہوگی یا اللہ تعالیٰ میرے لیئے کوئی سبیل پیدا فرما دے گا "۔ قرض خواہ نے کہا " ہوسکتا ہے کہ تو بھاگ جانا چاہتا ہو اسلیئے ایک رات کے لئے بھی کوئی ضامن دے "۔ تاجر نے تھوڑی دیر کے لیئے کچھ سوچا پھر بولا " بھائی اس پورے شہر میں تو مجھے کوئی ضامن نہیں ملا ۔ میں تجھے اپنے آقا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں کل ضرور آجاؤں گا ۔" قرض خواہ بولا ۔" چلو ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ۔ قاضی صاحب اسے ایک رات کی مہلت دے دیں "۔

عدالت سے ایک رات کی ضمانت پر یہ تاجر گھر آیا تو حالت دیدنی تھی ، نہایت غمزدہ چہرہ ، آنکھیں سوجی ہوئیں اور انتہائی پریشان حال ...... بیوی نے اپنے ہنس مکھ خاوند کی یہ حالت دیکھی تو برداشت نہ کرسکی ، سبب پوچھا تو تاجر نے تمام ماجرہ کہہ سنایا ، غمزدہ بیوی نے خاوند کی بات سُنی تو اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے ۔ نیک بخت بیوی نے اپنے خاوند کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا ۔ اگر قرض خواہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت منظور کرلی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ہماری ضمانت دے دی ہے ۔ اسیلئے قرض خواہ کے دل میں رحم پیدا ہوا ہے تو جب تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہمارے ضامن ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کوئی سبب بھی پیدا فرما دے گا ۔ بیوی کی باتوں نے تاجر کو ایک نیا حوصلہ بخشا ، پھر وہ دونوں میاں بیوی بیٹھ گئے اور حضور انور رحمت کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پوری محبت کے ساتھ درود پاک پڑھنے لگے اسی دوران تاجر کو نیند آگئی ۔ خدائے

Marfat.com

والمنن نے اپنی خصوصی رحمت کا نزول فرمایا اور تاجر کی خواب میں، غریبوں کے آقا، یتیموں کے ملجاء، فقیروں کے والی، غلاموں کے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا "تم صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے میرا سلام کہنا اور اسے بتانا کہ میں آج رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ضمانت پر باہر ہوں ورنہ عدالت کی طرف سے مجھے قید کا حکم ہے تو میرا قرضہ پانچ سو دینار ادا کر دے۔ مجھے تیرے پاس خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھیجا ہے۔ اور اگر وہ خواب کی سچائی کی دلیل مانگے تو کہنا کہ تم روزانہ رات کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہو آج رات تم کو غلطی لگی اور شک میں پڑ گئے کہ شاید تعداد پوری ہوئی ہے کہ نہیں، حالانکہ تعداد پوری تھی،، اس کے فوراً بعد تاجر کی آنکھ کھل گئی۔ وہ خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا، آقا علیہ السلام کی ضمانت اپنا کام دکھا گئی تھی۔ صبح نماز فجر کے فوراً بعد تاجر وزیر مذکور کے مکان پر پہنچا تو وزیر صاحب کہیں جانے کے لیئے تیار کھڑے تھے، تاجر نے جا کر سلام کیا تو وزیر صاحب نے پوچھا کہ کیا کام ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ تاجر نے کہا "حضور آیا نہیں، بلکہ بھیجا گیا ہوں،، کس نے بھیجا ہے؟" وزیر نے پوچھا" تاجر نے کہا۔" اللہ تعالیٰ کے نبی (علیہ السلام) نے بھیجا ہے اور پھر خواب کا واقعہ من وعن سُنا دیا۔" وزیر موصوف اپنی قسمت پہ جھوم اُٹھے اور تاجر کو اپنے کمرۂ خاص میں لے گئے اور ایک بہترین جگہ پر بٹھا کر کہا" ایک مرتبہ پھر مجھے خواب سناؤ، اخلاص و محبت کا پیکر وزیر خواب سُن رہا تھا اور دیوانہ وار درود و سلام پڑھ رہا تھا، خواب کا واقعہ تمام ہوا تو وزیر صاحب اُٹھے اور تاجر کی پیشانی کو چوما پھر پانچ سو دینار دے کر تاجر کو فرمایا، "یہ آپ کی بیوی کے لئے ہیں پھر پانچ سو دینار دے کر کہا یہ بچوں کے لیئے ہیں، پھر پانچ سو دینار دے کر کہا یہ آپ کی نذر ہیں، پھر پانچ سو دینار دے کر کہا یہ قرضہ چکا دینا" وہ تاجر یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا، نیک بخت بیوی بھی بہت خوش تھی، پھر اس رقم

Marfat.com

سے پانچ صد دینار لیئے اور تاجر عدالت میں پہنچ گیا۔ ادھر قاضی صاحب نے تاجر کو دیکھا تو استقبال کے لیئے کھڑے ہو گئے اور بڑے احترام سے فرمایا " اے نوجوان آج رات میں نے خواب دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے حکم دے رہے ہیں کہ تیری طرف سے تیرا قرضہ میں ادا کروں اس لیئے تم کوئی فکر نہ کرو، شاید تم کوئی ولی اللہ ہو۔ اور مجھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ میں تمہیں نذرانہ بھی دوں، قرض خواہ یہ منظر دیکھ کر بولا جناب میں نے اپنا قرض معاف کیا اور پانچ سو دینار اپنی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ خواب مجھے بھی اسی کے ساتھ ملتا جلتا آیا ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب نے بھی نذرانہ پیش کیا اور اس قرض خواہ نے بھی۔ تاجر نے جب گھر آکر سب رقم گنی تو اس کے پاس چار ہزار دینار جمع ہو چکے تھے۔

(سعادۃ الدارین مع تصرف وزیادت)

سبق اس ایمان افروز واقعہ سے پتہ چلا کہ ضروری نہیں کہ جو عبادت گذار ہو اور بکثرت درود شریف پڑھنے والا ہو۔ اُسے دُنیا میں تنگی نہ آئے گی اصل دیکھنے کی بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ اس کے مقابلہ میں دنیا بھر کا سیم وزر بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے سے ربّ کریم جل شانہٗ مشکلات حل فرما دیتا ہے بشرطیکہ پوری محبّت اور دلجمعی کے ساتھ پڑھا جائے۔ اور یہ بھی کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی عطا فرمودہ طاقت اور اجازت سے غلاموں کی مُشکل کُشائی فرماتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ مقروض اگر تنگ دست ہو تو اُس سے نرمی کرنا چاہیئے ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن بارگاہِ ربّ العزّت میں ایک گناہ گار پیش کیا جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ اسے فرمائے گا " اے میرے بندے دنیا میں تو اپنے مقروضوں پر بڑی نرمی

Marfat.com

کیا کرتا تھا اگر وہ تجھ سے مہلت طلب کرتے تھے تو تو بخوشی اُن کو مہلت دے دیا کرتا تھا، تیرا یہی عمل مجھے اتنا پسند آیا کہ اسی عمل کے طفیل تیرے سب گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔"

حکایت ۸ درود پاک کی بکثرت تلاوت کرنے والوں کو اللہ رب العزت جل شانہ، جن انعامات و کرامات سے نوازتا ہے ان کا اظہار کبھی یوں بھی ہوتا کہ "شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد اہل شیراز میں سے کسی صالح آدمی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں اور بہت ہی نفیس قسم کا لباس پہنا ہوا ہے اور سر پر چمکدار موتیوں سے جڑاؤ تاج رکھا ہوا اس مرد صالح نے شیخ احمد سے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا رب کریم جل شانہٗ نے مجھے بخش دیا ہے"۔ پوچھا "حضور کس عمل کی وجہ سے"؟ تو جواباً فرمایا "میں حضور شہنشاہِ کون و مکان شفیع مجرماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر بکثرت درود شریف پڑھا کرتا تھا بس یہی عمل میرے کام آگیا"۔ (القول البدیع)

حکایت ۹ امام سخاوی اور دوسرے محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سعد بن مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ سونے سے قبل ایک مخصوص تعداد میں درود شریف پڑھا کرتے تھے، انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کے محبوب، امت کے والی، نبی مکرّم، اُمّی و دقیقہ دانِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کثیراً کثیرا، اُن کے گھر تشریف لائے ہیں۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے رُخِ زیبا کی تابانی سے پورا گھر نورٌ علیٰ نور ہے اور در و دیوار خوشبو سے مہک رہے ہیں۔ حضور خاتم الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کمال شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "محمد بن سعد آگے آؤ میں تمہارے اس مونہہ کا بوسہ لینا چاہتا ہوں کہ جس منہ سے تم مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھتے ہو۔"

Marfat.com

درود پاک کے شیدائی محمد بن سعد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے حیا آگئی، کہاں میں پُر خطا اور گناہ کا مُبتلا اور کہاں سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مگر تعمیل ارشاد کی خاطر اپنا رخسار آگے کر دیا تو نبیٔ رحمت شفیق اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دائمًا ابدًا نے رخسار کو چُوم لیا۔"

محمد بن سعد مطرف علیہ الرحمۃ چونک کر بیدار ہو گئے، پورا کمرہ ابھی تک معطّر تھا اور رخسار مبارک سے تو خوشبو کی لپٹیں مسلسل آ رہی تھیں خوشبو اتنی تیز تھی کہ کمرے میں سوئی آپ کی بیوی بھی اُٹھ بیٹھی اور حیرانی کے عالم میں پوچھا یہ اتنی تیز اور روح پرور خوشبو کہاں سے آ رہی ہے، تو حضرت محمد بن سعد نے خواب کا واقعہ سنا دیا۔ آپ کے رخسار سے یہ خوشبو (روزانہ نمازوں کے لیے وضو اور غسل کرنے کے باوجود) آٹھ دن تک برابر آتی رہی۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔ (جذب القلوب، زاد السعید، القول البدیع، صلوٰۃ ناصری)

مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا ‏ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

حکایت نمبر ۱۱ شیخ احمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اقلنسی نے بتایا کہ ایک دن میں حضرت ابو بکر مجاہد[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اتنے میں حضرت شبلی[2] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے پاس آئے تو ابو بکر مجاہد کھڑے ہو گئے اور آگے بڑھ کر حضرت شبلی کو گلے لگا لیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر بڑی محبت کے ساتھ ان کو اپنے قریب بٹھا لیا۔ (شبلی کے چلے جانے کے بعد) ہم نے حضرت ابو بکر مجاہد علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ حضور، خود آپ بھی اور تمام باشندگانِ بغداد بھی شبلی علیہ

---

[1]: حضرت ابو بکر مجاہد علیہ الرحمۃ مشہور محدّث اور فقیہہ گذرے ہیں آپ حضرت ابو العباس احمد بن یحییٰ المعروف ثعلب نحوی (علم نحو کے امام) متوفی ۲۹۱ھ کے ہمعصر تھے۔ ۱۲

[2]: پورا نام ابو بکر شبلی ہے مشہور مجذوب ولی اللہ گذرے ہیں اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے تھے۔ ۱۲

Marfat.com

الرحمۃ کو دلوانہ خیال کرتے ہیں۔ مگر آج آپ نے شبلی علیہ الرحمۃ سے کیسا سلوک فرمایا ہے؟ تو حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ " مَیں نے تو وہی کچھ کیا جو خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کرتے دیکھا ہے "۔ پھر فرمایا " میں سویا ہُوا تھا کہ میرے مقدر کا ستارہ چمکا میں نے خواب میں حضور خواجۂ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا کہ شبلی علیہ الرحمۃ آرہے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبلی علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر ان کی پیشانی کو چوما۔ مَیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) شبلی (علیہ الرحمۃ) پہ اس قدر عنایات کا سبب کیا ہے؟ تو فرمایا " شبلی (علیہ الرحمۃ) ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط[لہ] اور پھر مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے یہ عمل مجھے محبوب ہے۔ (جذب القلوب، جلاء الافہام، بستان العارفین، القول البدیع فی الصلوات الحبیب الشفیع)

حکایت ۱۱ حضرت محمد ابن المکندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے طوافِ کعبہ کرتے ہوئے ایک ایسے نوجوان کو دیکھا کہ جو ہر ہر قدم پر درود شریف پڑھ رہا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ " اے نوجوان تم تسبیح و تہلیل کو چھوڑ کر صرف درود شریف ہی کیوں پڑھ رہے ہو؟ اس آدمی نے قدرے سخت لہجہ میں پوچھا " تم کون ہو مجھ سے پوچھنے والے "، آپ نے فرمایا۔ سفیان ثوری ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟ "

لہ: یہ سورۃ التوبہ کی آخری سے پچھلی آیہ مبارکہ ہے۔ بعض کتابوں میں سورۃ التوبہ کی آخری دونوں آیات یعنی لقد سے لیکر "رب العرش العظیم" ختم سورۃ تک درج ہے۔ ۱۲

Marfat.com

تو اس نوجوان نے کہا " اگر آپ مردِ باخدا نہ ہوتے تو میں یہ راز کبھی بھی آپ کو نہ بتاتا، ہوا یوں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے آ رہا تھا کہ راستہ میں ایک جگہ میرے والد صاحب سخت بیمار ہو گئے، میں نے مقدور بھر علاج کی کوشش کی مگر میں انکو موت کے زبردست پنجہ سے نہ بچا سکا۔ موت کے فوراً بعد میرے والد صاحب کا چہرہ (معاذاللہ تعالیٰ) بگڑ گیا اور رنگ سیاہ ہو گیا۔ میں نے یہ حالت دیکھی تو سخت گھبرا گیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے ہوئے اپنے باپ کا چہرہ ڈھانپ دیا، مجھ پر تو مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا کہ ایک تو حالت مسافرت میں باپ مر گیا اور دوسرے یہ کہ اس کا چہرہ بگڑ گیا، غم سے نڈھال روتے روتے مجھ پر بیہوشی سی طاری ہو گئی، یا شاید میں سو گیا اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت ہی حسین و جمیل اور روشن چہرے والے ایک صاحب تشریف لائے، اتنی خوبصورت شخصیت میں نے آجتک نہیں دیکھی تھی۔ ان کا لباس سفید تھا اور وجود مسعود سے خوشبو کی لہریں اٹھ رہی تھیں، وہ تشریف لائے اور میرے والد صاحب کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور دست مبارک سے اشارہ سا فرما دیا۔ اشارہ کرتے ہی میرے باپ کا چہرہ چاند کی طرح چمکنے لگا پھر وہ جب واپس تشریف لے جانے لگے تو میں نے ان کے دامن اطہر کو پکڑ کر عرض کیا " اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ نے آپ کی برکت سے میرے باپ کی عزت رکھ لی ہے۔ آپ نے اس غریب الوطنی میں مجھ ناچیز پر بڑا کرم فرمایا ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟"

انہوں نے فرمایا " تم مجھے نہیں پہچانتے ہو، میں اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا نبی صاحب قرآن، شفیع مجرماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کثیراً کثیراً) ہوں۔ تیرا باپ اگرچہ گنہگار تھا مگر مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس نے مجھ سے مدد طلب کی رب کریم کے حکم سے میں آیا اور اس کا چہرہ درست کر دیا۔"

Marfat.com

پھر فرمایا۔ "ہر وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے میں اس کا مددگار ہونگا۔" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا تو واقعی وہ سفید اور خوبصورت ہو چکا تھا۔" سفیان فرمایئے اب درود شریف نہ پڑھوں تو اور کیا پڑھوں؟"

(مکاشفۃ القلوب)

حکایت ۱۲ مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی نے کتاب "فجر منیر" سے نقل فرمایا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اپنا ذاتی قصہ سنایا کہ میں ایک مرتبہ بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ جہاز کو طوفان نے آن گھیرا، طوفان اتنا شدید تھا اور انتہائی خوفناک بھی کہ خدا کی پناہ! سمندر میں بڑی بڑی موجیں اُٹھ رہی تھیں اور جہاز ایک بے حقیقت تنکے کی طرح اچھل رہا تھا۔ سب مسافر سخت مضطرب تھے، عورتیں اور بچے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ جہاز کپتان کے کنٹرول سے بالکل باہر ہو چکا تھا۔ ایک قیامت کا سماں تھا، افراتفری کا عالم تھا۔ موت اپنا دہشتناک مونہہ کھولے سب کو نگل جانے کی تیاری کر چکی تھی، تیز ہوا کے زبردست تھپیڑے، موسلا دھار بارش، اس کے ساتھ ساتھ بادل کی سخت گرجدار دھاڑنے جیسی آواز اور بجلی کی چمک جگر کو پاش پاش کر رہی تھی۔ کپتان سے لیکر ادنیٰ مسافر تک سب ڈوبنے کے لئے تیار تھے کہ نہ جانے کس لمحے جہاز غرق ہو جائے کہ غیر متوقع طور پر مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی اور میں گہری نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بے سہاروں کے سہارا، اُمت کے والی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرما رہے ہیں،، موسیٰ سب مسافروں سے کہو کہ تنجینا درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھیں یعنی یوں پڑھیں:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا

Marfat.com

بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[1]

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہوتے ہی میں نے بہ آوازِ بلند سب مسافروں کو اپنا خواب سنایا تو سب نے مذکورہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا ابھی صرف تین سو مرتبہ ہی درود شریف پڑھا تھا کہ الحمدللہ طوفان تھم گیا۔ ہوا موافق ہو گئی اور سب کی جان میں جان آئی۔ (محبوب القلوب، روضۃ الاحباب، مطالع المسرات، روح البیان و زاد السعید از مولینا اشرف علی تھانوی ص ۱۰۶۹)

فائدہ اکثر بزرگانِ دین ہر قسم کی مشکلات کے حل کے لئے اس درود شریف کے پڑھنے کا ارشاد فرماتے ہیں اور اکثر نے اپنے تجربے نقل فرمائے کہ مشکلات کے حل کے لئے یہ درود شریف تیر بہدف ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پڑھے گئے درود شریف کے صدقہ اور وسیلہ سے مانگی ہوئی بہت جلد قبول ہوتی ہے اور درود شریف پڑھنے سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

---

[1] اس درود پاک کو "تنجینا" کہتے ہیں اس کا ترجمہ ہے: اے اللہ تبارک و تعالیٰ تو درود بھیج ہمارے مولیٰ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ایسا درود کہ جس کے وسیلے سے تو ہمیں آفتوں اور تمام مصیبتوں سے نجات عطا فرما اور اس درود کے وسیلہ سے تو ہماری تمام حاجتوں کو پورا فرما دے اور اس کے وسیلہ سے ہمیں تمام گناہوں سے پاک فرما دے اور اس درود پاک کے صدقہ سے اپنے حضور ہمارے درجات بلند فرما اور اس درود پاک کے صدقہ سے زندگی کی حالت میں اور مرنے کے بعد ہم سب کو نیکیوں اور تمام بھلائیوں کے بلند ترین درجات پر پہنچا دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲

Marfat.com

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا رسولِ مکرم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ تعالیٰ مشکل میں دستگیری فرماتے ہیں اور امت کے حال سے باذن اللہ تعالیٰ واقف ہیں ۔ ان سب باتوں کی تصدیق برصغیر پاک وہند کی مشہور ہستی مولینا اشرف علی تھانوی صاحب نے فضائلِ درود شریف پر مشتمل اپنی کتاب "زاد السعید" میں مذکورہ واقعہ نقل فرما کر کی ہے، علاوہ ازیں مولانا اشرف علی تھانوی نے "زاد السعید" اور "نشر الطیب" میں کئی ایسے واقعات نقل کئے ہیں کہ جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کے حالات سے واقف بھی ہیں اور بعد از وصال مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

تاج زریں رقم

Marfat.com

باب پنجم

درود وسلام کے چند ایک صیغے!

درودِ پاک کون سا پڑھا جائے؟ اس میں کوئی خاص پابندی نہیں، بزرگانِ دین سے بہت سے درود شریف منقول ہیں اور ہر ایک کے بے شمار فضائل ہیں۔ بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ سوائے درودِ ابراہیمی کے (کہ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) کوئی دوسرا درود شریف پڑھنا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے، وہ سخت ترین غلطی پر ہیں شاید انہوں نے کبھی یہ بات نہیں سوچی کہ وہ درودِ پاک جو دن رات محدثین وواعظین اور سب اہلِ ایمان بکثرت پڑھتے ہیں بلکہ کتب احادیث و سیرت میں سب سے زیادہ جو درود شریف لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ وہ "صلی اللہ علیہ وسلم" یا "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" ہے حالانکہ یہ درودِ پاک حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ وحیِ ترجمان سے ارشاد فرمودہ نہیں بلکہ بعد کی ایجاد ہے، چونکہ یہ نہایت مختصر اور جامع انداز میں ربِّ کریم جلّ شانہٗ کے حکم ذی شان صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؎ پر عمل کرنے کی کوشش ہے، اسلئے یہ نہایت ہی مقبول و معمول ہے اور جہاں تک درودِ ابراہیمی کا تعلق ہے بلا شک و شبہ یہ درودِ پاک بہت ہی ارفع و اعلیٰ اور باعثِ فضیلت ہے کیونکہ اس کی تعلیم خود حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مخصوص سوال کے جواب میں فرمائی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے کہ "میرے بندے بہرے اور گونگے ہو کر آیاتِ مبارکہ پر نہیں گر پڑتے"، یعنی یوں نہیں کہ سمجھے بغیر ہی عمل شروع کر دیتے ہیں

ترجمہ:۔ (اے ایمان والو) تم اُن (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام پیش کرو۔ ۱۲

Marfat.com

لکہ خوب اچھی طرح سمجھ کر عمل کرتے ہیں، اسلیئے اُس سوال کو دیکھتے ہیں کہ جو سائل نے رگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پیش کیا اور جس کے جواب میں حضور ید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔

حضرت سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سیّد البشر صلی للہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا گیا کہ :۔

رسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ
یْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَكَیْفَ
صَّلٰوۃُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ
لِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
كَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ
رِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
مَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ
مِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ (بخاری شریف)

یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے ہیں لیکن صلوٰۃ (درود) کس طرح بھیجیں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا یوں کہو اے اللہ تعالیٰ تو درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ تو برکت فرما حضرت محمد صلی تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آل پر جس طرح تو نے برکت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔" (بخاری شریف)

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت مآب اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا کہ :۔

رسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا السَّلَامُ
یْكَ عَرَفْنَاہُ فَكَیْفَ
صَّلٰوۃُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا

یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم اچھی طرح جان گئے ہیں لیکن فرمایئے کہ اگر ہم درود بھیجنا چاہیں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ (بخاری)

تو کیسے بھیجیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یوں کہو، اللّٰھُمَّ... الخ (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ تو درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جسطرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔"

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عرض کیا گیا کہ آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد فرمائیے:۔

كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ۔ (صحیح علی شرط البخاری والمستعظم)

ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں تو فرمایا "یوں کہو اللّٰھم صلّ علی محمدٍ وّ علیٰ آلِ محمد و بارک علی محمدٍ و علیٰ آلِ محمدٍ کما صلیت وبارکت علی ابراہیم وعلی آلِ ابراہیم فِی العالمین اِنّک حمیدٌ مجید۔ اور اسلام وہی ہے جو کہ تم جان چکے ہو۔ (یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم کی شرطوں کے موافق صحیح ہے۔)

احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ میں مذکورۃ الذکر احادیث مبارکہ کے ساتھ ملتی جلتی بہت سی روایات ہیں اور ان میں درود ابراہیمی تھوڑے تھوڑے اختلاف کے ساتھ

Marfat.com

...ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آیۂ مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔
...نازل ہوئی کہ جس میں اہلِ ایمان کو صلوٰۃ وسلام (درود وسلام) بھیجنے کا حکم دیا گیا تو شمع
...رسالت کے پروانے صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ سیّد الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ
...علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر صلوٰۃ (درود) بھیجنے کا طریقہ پوچھنے لگے کیونکہ سلام
کا طریقہ تو وہ پہلے سے جانتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کو سکھا چکے
تھے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت ابو سعید
خدری وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
...ہم کو تشہد (التحیات) اسی طرح سکھاتے اور تعلیم فرماتے تھے جس طرح کہ قرآن پاک
کی سورۃ" (الحدیث) چونکہ التحیات شریفہ میں "سلام" ہے اور التحیات ہر نماز میں
پڑھی جاتی ہے جبکہ نماز مکہ مکرمہ میں معراج کی رات میں فرض ہو چکی تھی اور درود
شریف کا حکم مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد ملا، اسی لئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم
رضوان نے عرض کیا کہ "هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ عَرَفْنَاهُ" (بخاری)
یعنی یہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم پہلے ہی جانتے ہیں (کہ التحیات میں پڑھتے رہتے ہیں)
درود اب سکھا دیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اس گذارش کی حضور علیہ السلام
نے تردید نہیں فرمائی بلکہ تصدیق فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:—
"وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ" (الحدیث) "یعنی سلام وہی ہے جس کا تمہیں
علم ہے" اور درود یہ ہے، یہ فرما کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف
سوال کرنے والوں کو ایک ہی مفہوم کا مختلف الفاظ میں درود شریف سکھا دیا۔
جو اس چیز کا ثبوت ہے کہ درود پاک کے الفاظ مختلف ہو سکتے ہیں۔ (مگر ایسے نہ ہوں کہ
بارگاہِ الوہیت یا بارگاہ رسالت میں توہین کا پہلو نکلے)

Marfat.com

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے التحیات شریف میں کس انداز سے سلام پیش کرنا سکھایا۔ بخاری شریف اور نسائی شریف میں الفاظ التحیات اس طرح درج ہیں کہ

○ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (بخاری، نسائی)

سنن نسائی کی دوسری روایت اور مسلم شریف میں یوں ہے:۔

○ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (نسائی و مسلم)

نسائی شریف کی ایک اور روایت میں ہے۔

○ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی شریف)

سنن ابی داؤد میں ہے:۔

○ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

ہت سی احادیث مبارکہ میں سے صرف پانچ احادیث مبارکہ اس جگہ نقل کی گئی ہیں جن سے
صل یہ بتانا مقصود ہے کہ (عربی عبارات (یعنی تشہد) کو پڑھکر دیکھیں) درودِ
ہیمی کی طرح التحیات شریفہ کے الفاظ بھی مختلف ہیں اور ان میں سنت کیمطابق
بیشی درست ہے مگر ایک چیز قدرِ مشترک ہے وہ یہ کہ صیغۂ ندا یعنی لفظ "یا"
ے ساتھ بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا۔ مثلاً اَلسَّلَامُ
لَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ یا پھر یوں کہ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ۔ مفہوم دونوں
وں کا ایک ہی بنتا ہے کہ "یا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام ہو"
ر یہ بھی ثابت ہوا کہ التحیات شریفہ میں یہ سلام عرض کرنا بطور حکایت معراج
ہو بلکہ بطورِ حقیقتِ واقعی ہو کیونکہ خود حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
دیا کہ اَلسَّلَامُ کَمَا عَلِمْتُمْ (یعنی سلام وہی ہے جو تم جانتے ہو۔ اسی
ئے احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ اَلسَّلَامُ
لَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہنے سے پہلے نبی صلی
للہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شکل مبارکہ کو اپنے دل کے آنگن میں جلوہ گر تصور کر اور سچ
ان کہ تیرا سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچتا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم تجھے مکمل جواب دیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

اس سے پتہ چلا کہ اگر کوئی جذب و شوق اور محبت و الفت کے دریا میں
غوطہ زن ہو کر صیغۂ ندا سے درود و سلام پڑھے تو کوئی ممانعت نہیں بلکہ حدیث
اک سے پڑھنا ثابت ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب اپنی تصنیف
شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یوں جی چاہتا ہے کہ درود
شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ میں کہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللهِ (ملاحظہ ہو شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص ۱۸)

Marfat.com

مولٰنا محمد زکریا صاحب سہارن پوری اپنی مشہور کتاب "تبلیغی نصاب" کے حصہ فضائل درود شریف میں رقمطراز ہیں کہ " بندہ کے خیال میں اگرچہ ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ - اسی طرح آخر تک ، السّلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے - (تبلیغی نصاب)[ل]

درودِ ابراہیمی اور السّلام علیک

ایُّھَا النَّبِیُّ کے علاوہ درود و سلام کے چند ایک صیغے :

(١) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ ط

اس درودِ پاک کے فضائل اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں -

(٢) اِس کتاب کے صفحہ ۵۸ پر حضرت ابوبکر مجاہد اور حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا واقعہ درج ہے - اسی واقعہ کو ابنِ قیّم نے "جلاء الافہام" اور مولانا محمد زکریا نے تبلیغی نصاب میں نقل فرمایا ہے ، اس میں یہ زیادہ ہے کہ (واقعہ اسی کتاب کے ص۵۷ پر دیکھیں) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " میں شبلی سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ یہ) ہر فرض نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَکُمْ آخر تک پڑھتا ہے پھر تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ (صل ال

ل :- افسوس صد افسوس کہ تبلیغی نصاب کے نئے ایڈیشن سے یہ عبارت ہی نکال دی گئی ہے - ١٢

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ابوبکر مجاہد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ خواب دیکھنے کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے پوچھا کہ نماز کے بعد تم کیا پڑھتے ہو تو انہوں نے وہی بتایا جو کہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما چکے تھے (جلاء الافہام، تبلیغی نصاب)

تنبیہ مذکورہ درود شریف میں صرف صلوٰۃ ہے، سلام نہیں ہے اسلئے ساتھ لفظ سلام کا اضافہ نہایت مفید ہے۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیئے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکیزگی کے ساتھ نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر بڑے ادب و احترام کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف مونہہ کر کے بیٹھے اور دربار خداوندی میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت زیبا کا سفید و شفاف لباس اور سبز پگڑی اور منور و تاباں رخ انور کے ساتھ تصور کرے اور (پوری محبت سے) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کی داہنی طرف ضرب لگائے اسی طرح اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کی بائیں طرف اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کی ضرب مقام دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھتا رہے۔ اس کے بعد طاق عدد[2] میں جتنا بھی ممکن ہو سکے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ۔ جب نیند آئے تو اکیس (۲۱) مرتبہ

۱؎۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ بڑے مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ مولینا اشرف علی تھانوی اور مولینا رشید احمد گنگوہی کے پیر و مرشد ہیں۔ ۱۲

۲؎۔ طاق عدد سے مراد ہے ایک، تین، پانچ، سات وغیرہ جو دو پر تقسیم نہ ہو۔

Marfat.com

سورۃ النصر پڑھ کر جمالِ مبارک کا تصوّر کرے، درود شریف پڑھتے ہوئے سرِ قبلہ کی طرف مُونہہ قبلہ کی طرف کرکے داہنی کروٹ لیٹے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھکر اپنی داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ یہ عمل جمعہ یا دوشنبہ (پیر) کی رات کو کرے۔ اگر چند بار یہ عمل کرے گا تو انشاء اللہ تعالےٰ مقصد حاصل ہوگا۔ (ضیاء القلوب ص۱۴۱)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی علیہ الرحمۃ اپنی اسی کتاب میں ایک اور طریقہ بھی درج فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصوّر کرکے درود شریف پڑھے اور (جھومتے ہوئے) داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد، یا رسول اللہ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ بیداری یا خواب میں (حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کی زیارت نصیب ہوگی۔ (ضیاء القلوب ص۴۵)

(۴) اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اِقْرَأْ مُحَمَّدًا مِنِّی السَّلَامَ۔ اس درود پاک کی فضیلت اسی کتاب کے ص ___ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) (درودِ تنجینا) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس درود پاک کے فضائل اسی کتاب کے ص۷۶-۷۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ كَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ ط اس درود شریف کی فضیلت اسی کتاب کے صفحہ ۵۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۷) حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہو کہ اس کے ثواب کو بڑے پیمانہ میں ناپا جائے وہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاَزْوَاجِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(۸) شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت باسعادت سے نوازا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" ابوالمواہب تم مجھ پر درود تامہ کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کہ "میں مختصر درود شریف پڑھ لیتا ہوں (تاکہ زیادہ پڑھ لوں) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا درود تامہ پڑھا کر خواہ اوّل وآخر ایک ایک مرتبہ ہی پڑھ لیا کر۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ درود تامہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ

Marfat.com

فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط (سعادۃ الدارین)

۹ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ اہل بیت پر درود شریف اس طرح پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَکَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۱۰ حضرت سیدنا انس و حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے منقول ہے کہ جو شخص (ہر) جمعۃ المبارک کو یہ درود شریف اسی ۸۰ مرتبہ (پابندی سے) پڑھے تو رب کریم اس کے کئی برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط۔

۱۱ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص یہ (ذیل کا) درود شریف پڑھے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ہزاروں (دنوں) تک مشقت میں ڈال دے گا۔ (یعنی فرشتے اُس درود خوان کے لئے ثواب درج کرتے رہیں گے)

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مَا هُوَ اَهْلُهٗ

۱۲ روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انتقال فرما جانے کے بعد

Marfat.com

خواب میں دیکھا تو عرض کیا۔ " فرمائیے ربِّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا" تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ " اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ شانہٗ نے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھے (شافعی کو) احترام کے ساتھ جنّت میں پہنچا دیا جائے اور یہ سب کچھ اس درودِ پاک کی برکت سے ہوا:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ الْغَافِلُوْنَ۔ "(حصن حصین" فضائلِ درود شریف)

بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم میں پیش کئے گئے درود و سلام کے صیغے اس قدر زیادہ ہیں کہ ان سب کا احاطہ کرنا طاقتِ انسانی ہیں (بظاہر) ناممکن نظر آتا ہے۔ اُن میں بعض تو نہایت مشہور و معروف ہیں، مثلاً درودِ تاج، درودِ ہزارہ درود لکھی وغیرہ اور بعض ایسے ہیں کہ جو عام لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں۔

—— بہر حال شائقین و محبّین درود و سلام کے لئے " دلائل الخیرات، افضل الصلٰوت اور انوار الحق فی الصّلاۃ علی سیّدِ الخلق" کا مطالعہ آبِ حیات سے کم نہیں!

Marfat.com

حرفِ آخر

درودِ پاک سے پورا فائدہ اٹھانے کا طریقہ!

اے میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے سچّے غلاموں! یقیناً آپ کی خواہش ہو گی کہ کل بروزِ محشر آپ کو حضورِ اکرم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا قرب اور شفاعت نصیب ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے درودِ پاک ایک بہترین وظیفہ ہے مگر یہ خیال ضرور رکھیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ

(مشکوٰۃ باب الاعتصام بِالکتابِ والسُّنّۃ)

ترجمہ: "تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کوئی بھی کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی تمام تر خواہشات اس (قرآن وسُنّت) کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔"

محترم قارئینِ کرام! آپ اپنے حالات پر غور فرمائیں کہ کیا آپ کی زندگی کے شب و روز حضورِ اکرم نبیٔ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے حکم کے تابع ہیں؟ کہیں ایسے تو نہیں کہ ابلیس لعین نے اپنے داؤ فریب چلا کر آپ کو آپ کی خواہشاتِ نفسانیہ کے تابع کر دیا ہو، اگر خدا نخواستہ ایسے ہے تو خدارا اپنی حالت سنوارنے کی طرف ضرور توجہ دیں، ورنہ مرنے کے بعد کفِ افسوس ملنے کا کیا فائدہ ؏

وقت پر کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا ؎ جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

Marfat.com

نیز ہمارے آقا رسولِ کریم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد مبارک ہے۔ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔ (متفق الیہ۔ مشکوٰۃ)

ترجمہ :۔ "حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔" اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ۱۔ گواہی دینا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسُول ہیں۔ ۲۔ اور نماز کا قائم کرنا ۳۔ اور زکوٰۃ کا ادا کرنا ۴۔ اور حج کرنا ۵۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

قارئینِ کرام! دیکھئے کہیں خُدانخواستہ آپ نے ان میں سے کسی ایک بنیاد کو برباد تو نہیں کردیا؟ یا کمزور تو نہیں کردیا؟

ان میں سے کلمہ طیبہ کے بغیر تو ایمان متصور ہی نہیں ہوتا اور نماز کے متعلق، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشہور فرمانِ ذیشان ہے کہ :۔

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ ۔ یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا اُس نے کفر کیا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا قسم ہے اس خدا تعالیٰ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، جب لکڑیاں جمع ہوجائیں تو نماز کا حکم دوں۔ پس اذان دی جائے اور میں کسی آدمی سے کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ایسے لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(بخاری شریف)

Marfat.com

اللہ اکبر! یہ ارشاد مبارک اس ہستی کا ہے کہ جسے رب کریم و رحیم نے رحمۃ للعٰلمین بنایا ہے۔ وہ ذاتِ بابرکات جو کل بروزِ محشر ہم گنہ گاروں کا آخری سہارا ہے۔ اگر نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے خدانخواستہ ہمارے آقا رسولِ مکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہی ہم سے ناراض ہو گئے تو پھر ہمارا پرسان حال کون ہوگا؟

مذکورہ حدیث پاک میں تیسری چیز زکوٰۃ ہے، جس کی ادائیگی کا حکم قرآن پاک میں کم وبیش چوراسی جگہ دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو قیامت کے دن سخت ترین ذلت و خواری کی وعید سُنائی گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے کہ زکوٰۃ چور کا مال قیامت کے دن نہایت زہریلا سانپ بن کر زکوٰۃ چور کو کاٹے گا اور اس کے منہ کو چیر کر رکھ دے گا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں، جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اس کی نماز بھی قبول نہیں۔" (زواجر)

حدیث پاک کے مطابق چوتھی چیز یعنی اسلام کا چوتھا رکن حج ہے جو کہ صاحب استطاعت پر عمر بھر میں صرف ایک دفعہ ہی فرض ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس راستے کا خرچہ بھی ہو اور سواری کا انتظام بھی ہو، جو بغیر کسی رکاوٹ کے بیت اللہ شریف تک جا بھی سکتا ہو پھر بھی حج نہ کرے تو اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (مشکوٰۃ، ترمذی)

خدا کی پناہ!

کس قدر ناراض ہیں حضور نبیٔ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس بدنصیب سے کہ جس میں مالی اور ———— جسمانی طاقت بھی ہے اور بیت اللہ شریف جا بھی سکتا ہے مگر پھر بھی نہیں جاتا اسلئے ہر مسلمان جو بھی طاقت رکھتا ہو ضرور حج کرے۔

Marfat.com

پانچویں چیز یا رکن، رمضان المبارک کے روزے ہیں، بلا عذر رمضان المبارک کے روزے چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ صاحبِ زواجر نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ نقل فرمایا کہ بلا عذر روزہ چھوڑنے والے کا خون حلال ہے۔ حاکمِ وقت کو چاہیئے کہ ایسے نابکار کو قتل کر دے۔ (زواجر)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کا ایک روزہ بھی ترک کر دے، بشرطیکہ اُسے کوئی مرض یا عذر نہ ہو تو وہ اگرچہ پوری زندگی بھی روزے رکھے مگر (ثواب میں) رمضان المبارک کے روزے کا بدلہ نہیں ہو سکتے۔ (ترمذی شریف)

ان پانچوں کے علاوہ حقوق العباد کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے) فرمایا کہ تم جانتے ہو مُفلس (غریب و نادار) کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و دولت نہ ہو!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ میری اُمت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا ثواب لیئے ہوئے آئے گا (یعنی اس کے پاس نیکیوں کا انبار ہوگا۔ اور اُسے اپنی نیکیوں کے بل بوتے پر یقین ہوگا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے) مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کی غیبت کی ہوگی، کسی کو ناحق قتل کیا ہوگا، کسی پر ظلم کیا ہوگا، کسی کا ناحق مال کھایا ہوگا۔ (وہ سب لوگ بارگاہِ ربّ العزت میں حاضر ہو کر انصاف کے طالب ہوں گے تو پھر ربّ ذوالجلال کے حکم سے) اسکی سب نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں لیکن جب سب کی سب نیکیاں ختم ہو جائیں گی (اور ابھی کئی مظلوم باقی ہوں گے) تو اُن کے گناہ اس ظالم کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے (چنانچہ جہاں پہلے نیکیوں کا انبار لگا ہوا تھا وہاں اب گناہوں کا ڈھیر لگ جائیگا) پھر اس ظالم بدبخت کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) (مکاشفۃ القلوب امام غزالی)

Marfat.com

اے میرے عزیز بھائی! اپنے آپ کو ان مہلکات یعنی تباہ و برباد کر دینے
والی چیزوں سے بچا، ظالم نہ بن بلکہ اگر تیرے اندر قوت ہو تو اُٹھ اور مظلوم کی
کر کیونکہ ربّ کریم کی رضا کے لیئے جہاد کرنا تیرے آباؤ اجداد کا شیوہ ہے اور جہاد
کر دینا عذابِ خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن کریم میں سورہ
کی آیت ۲۴ میں ارشادِ ربانی کا ترجمہ ہے:۔ (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک
آپ فرما دیجئے کہ (اے لوگو) اگر تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے
بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت
کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان اگرچہ یہ چیزیں تم کو اللہ
اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور اس کی راہ میں جہاد کرنے
(یعنی کفار سے لڑنے) سے زیادہ محبوب و پیاری ہوں تو پھر (اے بدنصیبو!) انتظار
یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے قہر و غضب کا حکم تم پہ نازل فرما دے اور
بات ذہن نشین کر لو کہ) اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت عطا نہیں فرماتا۔ (پ
یہ چیز ایک حقیقت ہے کہ جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے، ربّ کریم اسکو ذلیل و خوار فرما دیتا
(معاذ اللہ تعالیٰ)۔

محترم قارئینِ کرام! آپ نے اس کتاب کو پڑھا، آپ سے گذارش ہے کہ اس پر عمل کریں
غریب و ناتواں کے لئے بارگاہِ ربّ العزت میں حسن خاتمہ اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
کی زیارت و شفاعت کی دُعا ضرور فرما دیں۔ خدا تعالیٰ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔
بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم الف الف مرۃ
یوم الدین ــــــــ یکے از غلامِ غلامانِ خیر الانام (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

سیّد محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہٗ

۲۴ رشوال المکرم ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۷ اپریل ۱۹۹۳ء

Marfat.com

Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصانیف

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلواۃ والسلام) "قرآن کریم و بائبل کی روشنی میں" قرآن پاک، تورات، زبور، انجیل، صحائف انبیا، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۴۶۴

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلواۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلکش ٹائیٹل، صفحات ۲۷۲ (ہدیہ

اتحاد امّت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد، صفحات ۴۸، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنتہ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۴۵ ہدیہ ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغریٰ کی خونچکاں داستان کے چند اوراق، صفحات ۲۴، ہدیہ ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام:- صفحات ۱۶ ہدیہ ڈاک ٹکٹ مسائل قربانی :- صفحات ۱۶

دعوت فکر و عمل :- مرزا قادیانی کے کفریات و باطل عقائد پر مشتمل ایک بہترین کتاب صفحات ۴۰ صرف ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

سازش کا انکشاف :- کیا آپ جانتے ہیں آپ کو لزیز اور ٹھنڈے مشروبات کی شکل میں خنزیر کے معدے کی رطوبت اور مٹھائی وغیرہ کی شکل میں حرام جانوروں کی چربی پلا اور کھلا دی جاتی ہے تفصیلات جاننے کے لئے صرف ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

سیکرٹری نشر و اشاعت ادارہ حزب الاسلام (۲۰۱ رب) براستہ مانانوالہ فیصل آباد

Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصانیف

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلواۃ والسلام) " قرآن کریم و بائبل کی روشنی میں " قرآن پاک، تورات، زبور، انجیل، صحائف انبیا، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۳۶۴

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلواۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلکش ٹائیٹل، صفحات ۲۷۲ ہدیہ

اتحاد امت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد، صفحات ۴۸، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنتہ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۴۵ ہدیہ ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں ؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغریٰ کی خونچکاں داستان کے چند اوراق، صفحات ۲۴، ہدیہ ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام :- صفحات ۱۶ ہدیہ ڈاک ٹکٹ مسائل قربانی :- صفحات ۱۶

دعوت فکر و عمل :- مرزا قادیانی کے کفریات و باطل عقائد پر مشتمل ایک بہترین کتاب صفحات ۲۰ صرف ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

سازش کا انکشاف :- کیا آپ جانتے ہیں آپ کو لذیز اور ٹھنڈے مشروبات کی شکل میں خنزیر کے معدے کی رطوبت اور مٹھائی وغیرہ کی شکل میں حرام جانوروں کی چربی پلا اور کھلا دی جاتی ہے تفصیلات جاننے کے لئے صرف ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

سیکرٹری نشر و اشاعت ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ب براستہ ماما نوالہ فیصل آباد

Marfat.com